بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلی علی رسوله الکريم

الحمد لله رسالہ لاجواب سند انتخاب المسمی بالارتشاد الی سراج الاسرار الملقب



بطبع جدید بعنوان سعید باہتمام ابو الحسنات قطب الدین بن احمد باجادی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا خاکپای انام محمد حبیب اللہ براے نام ارباب علم کلام کیخدمتمین عرض پرداز ہی کہ عرصہ سے میرا قصد تھا کہ فلاسفہ کے جو اعتراضات خرق والتیام کے نسبت کئے گئے ہین اونکے جوابات بالاستیعاب لکھون جنکو آجتک متکلمین نے اردو یا فارسی زبان مین تحریر نہین کیا ہی اکثر ضعیف العقیدہ گمراہ ہوجاتے ہین اور طرح طرح کے گفتگو معراج کے باب مین کرنے لگتے ہین اسکا اثر متعدد اشخاص اور گروہون پر پڑتا ہی ان لوگون کے خدشات دفع کرنے کے لیئے بڑا کتب خانہ علم کلام کا درکار تھا جسکے مین تلاش مین تھا یہ وقت واحد مین مجھے میسر نہوا الغرض مینے فردًا فردًا کتب علم کلام جمع کرنا شروع کیئے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ زمانہ قدیم مین اسقدر کتب مذکورہ جمع ہوگیئے جنکا فراہم کرنا فی زماننا دشوار ہی اونمین سے مینے چیدہ چیدہ مضمون اخذ کر کے

رسالہ ہذا مرتب کیا اور اسمین کل جوابات فلاسفہ کے اون اعتراضات کے جو
خرق والتیام کے نسبت وارد ہوتے ہین مشرح لکھدے تا ضعیف العقیدہ
کے اعتقاد مضبوط ہون اور جو لوگ گمراہ ہوگئے ہین وہ راہ راست پر
آئین - پہلے جوابات فلاسفہ کے لکھے ہین من بعد جو اختلافات اور
اعتراضات نقلی معراج مع الجسد اور رویت الٰہی اور کلام بالمشافہ کی باب مین
واقع ہوے ہین اونکے جوابات اور رہر اختلاف کا قول فیصل لکھدیا ہی
اب کسی شوقین علم کلام کو دوسرے رسالہ معراج کے دیکھنے کی ضرورت
باقی نرہی قصۂ معراج اور اوسکی متعلقات کو کتب احادیث صحیحہ اور مستندہ سے
لکھا ہی کتب سیر جو غیر معتبرہ تھی اونسے کسی قسم کی مدد وامانت نہین لی ہی
جن صاحبون کو میری تحریر مین شبہ ہو وہ کتب احادیث کو جنکا حوالہ
دیا گیا ہی ملاحظہ فرمائین اور شبہ دلی مٹائین -

پہلی فصل - اسمین آیۂ سبحان الذی الخ کی تفسیر بیان ہوتی ہی سبحان الذی
اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا
الآیۃ - ترجمہ - اللہ کی ذات پاک ہی برائیون سے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو
مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک وہ مسجد اقصےٰ کہ بزرگی دی ہمنے اوسکے
گرد و نواح کو تاکہ دکھائین ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نشانیان -
سبحان علم ہی واسطے تسبیح کے مثل عثمان کے کہ علم ہی رجل کے لیے
راغب نے کہا تسبیح کے معنی جلدی سے گذرنا پانی یا ہوا پر جسطرح کلام
عرب مین کہا جاتا ہی سبح سبحاً و سباحۃ یعنے گذرا وہ پانی مین سرعت سے اور

کبھی ازروے استعارہ استعمال اس لفظ کا کئی معنو نمین واقع ہوا ہی چنانچہ حق تعالی
اپنے کلام مجید مین ارشاد فرماتا ہی۔ کل فی فلک یسبحون۔ یعنی کل ستارہ آسمانو نمین
دوڑتے ہین اس مقام پر حرکت نجوم کی فلک مین واقع ہوئی ہی کبھی گھوڑے کی
دوڑ پر بھی اسکا استعمال ہوتا ہی چنانچہ حق جلّ و علا ارشاد فرماتا ہی۔ والسابحات
سبحًا۔ کبھی جلدی کرنا عمل مین چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی۔
ان لک فی النہار سبحًا طویلًا۔ تسبیح کی اصل تنزیہ ہی واسطے باری تعالی کے
اور جلدی کرنا حق تعالی کی عبادت مین پھر لفظ تسبیح کی عام کی گئی عبادت
قولی اور فعلی مین سبحان مصدر ہی مثل غفران کے ابو البقا کہتے ہین سبحان
اسم ہی واقع ہوتا ہی مصدر کے مقام پر تسبیح کا استعمال بغیر اضافت نہین
ہوتا ہی جبکہ تسبیح کا استعمال بغیر اضافت کیا جاوے تو علم ہو جائیگا واسطے
تسبیح کے اور غیر منصرف ہوگا واسطے پائے جانے دو سبب کے ایک
علمیت دوسرے الف و نون زائدہ مثل عثمان کر ابن حاجب نے کہا کہ لفظ
سبحانَ علم ہی واسطے تسبیح کے اسپر یہ قول شاعر دال ہی شعر فقلت
لما جاءنی فخرہ * سبحان من علقمۃ الفاخر * لفظ سبحان کو اگر علم نہ کہین تو
منصرف ہو جائیگا کیونکہ الف و نون غیر صفات مین واقع ہے تین سبب
منع صرف کے اور لفظ سُبحان کا شاذ علمیت مین استعمال کیا جاتا ہی اکثر اسکا
استعمال اضافۃً ہوتا ہی کیونکہ اعلام اضافت نہیں دیے جاتے ہیں اس سے
یہ ثابت ہوا کہ لفظ سبحان علم نہین ہی بلکہ منصرف ہی شان نزول آیت کا تفسیر
مجمع البیان مین لکھا ہی کہ یہ آیت اسری مین نازل ہوئی ہی۔ امام بوجان لکھتے ہین

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسری کو بیان فرمایا قریش نے تکذیب کی اوسوقت حق جلّ وعلانی اس آیت کو نازل فرمایا - قولہٗ الذی اسری بعبدہٖ - عبد سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسری وسری لفظ واحد ہے لیکن سہیلی کہتے ہین اہل لغت نے غلطی کی کہ لفظ سری واسری کو معنی واحد مین استعمال کیا حالانکہ راویون نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اسری خاص ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اسمقام پر لفظ سری کا استعمال کسی نے نہین کیا لفظ اسری متعدی اور سری لازمی ہے - متعدی کے واسطے مفعول کا ہونا ضرور ہے اس مقام پر مفعول محذوف ہے اس تقدیر پر یہ معنی ہونگے کہ بھیجا اللہ نے براق کو کہ سیر کرائے اپنے بندے کو - بندے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہین لیلًا منصوب ہے ظرفیت پر اور مقید کیا حق جلّ وعلا نے اسری کو لیل کے ساتھ تاکیدًا کیونکہ اسری کے معنی شب مین سیر کرنے کے ہین - اور حق تعالیٰ جلّ شانہ نے لفظ لیل اسلیے نکرہ فرمایا تا دلالت کرے اسری کی قلیل مدت پر چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی رات مین سیر کی مکہ معظمہ سے شام تک جو چالیس شب کی مسافت تھی - من المسجد الحرام - مسجد حرام سے مکہ مراد ہے اول جو مسجد بنائی گئی زمین پر وہ مسجد حرام ہے شرافت دی اوسکو اللہ تعالےٰ نے جسکی یہ آیہ پاک - انّ اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا - شاہد ہے صحیحین مین ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زمین پر پہلے کون مسجد بنائی گئی فرمایا مسجد حرام پھر مینے عرض کی کہ اوسکے بعد کون مسجد طیار ہوئی حضرت سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد اقصی - عرض کیا ان دونون کے درمیان فاصلہ کتنا ہی - ارشاد کیا چالیس شب کی مسافت کا - روایت ہی کہ آپ ام ہانی کے مکان سے تشریف لیگئے ام ہانی کا مکان مسجد حرام سے باہر ہی - اسپر یہ اعتراض ہوتا ہی کہ حق جل و علا فرماتا ہی کہ آپ مسجد حرام سے تشریف لیگئے تو یہ روایت اوسکے خلاف واقع ہوئی ہی - اسکا ہم یہ جواب دین گے کہ مسجد حرام سے مراد حرم ہی اور یہ کل مسجد اور غیر کو شامل ہی ام ہانی کا مکان حرم مین داخل تھا تو اس صورت مین یہ روایت بھی صحیح ہو جائے گی اور اسکا تطابق بھی اوس سے ہو جائیگا الی المسجد الاقصی - مسجد اقصی سے مراد بیت المقدس ہی کیونکہ اوس زمانہ مین بجز بیت المقدس کے دوسری مسجد نتھی اسلیئے اقصی کے لفظ ارشاد فرمائی بیت المقدس انبیا علیہم السلام کی عبادتگاہ تھی اسوجہ سے کل انبیا علیہم السلام شب معراج اوس مسجد مین تشریف فرما تھے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی انبیا علیہم السلام نے آپ کی اقتدا کی اس سے فضیلت اور شرافت حضرت خواجہ عالم علیہ التحیۃ و الثنا کے ظاہر ہو گئے کیونکہ امام افضل قوم ہوتا ہی - بارکنا حولہ - بعض کہتے ہین کہ برکت اوسکے حوالے مین بسبب کثرت اثمار کے ہی بعض کہتے ہین کہ وہ معدن انبیا علیہ السلام کا اور مہبط ملائکہ کا ہی اسوجہ سے اوسمین برکت دی گئی ہی - لنریہ من آیتنا الخ - تاکہ دکھائین ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نشانیان - من کی لفظ اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ شب معراج مین جو عجائبات آپکو دکھائی گئی وہ بعض تھے اور حق تعالے جل شانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان مین فرماتا ہی - وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ۔ اس سے یہ بات لازم آتی ہی کہ معراج حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی افضل ہی معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے - اسکا ہم جواب دیتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانون اور زمینون کی عجائبات دکھائی گئی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بعض آیات دکھلائی یہ آیات افضل ہین ملکوت سے -

فصل دوسری اسمین بیان ہی ثبوت جواز عقلی اور وقوع معراج کا - امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر مین معراج کے باب مین دو بحثین رقم کرتے ہین اول ثبوت جواز عقلی دوسری وقوع معراج ایسی حرکت سریعہ فی نفسہا ممکن ہی اللہ جل شانہ ہر ممکن پر قدرت رکھتا ہی اب ہمکو ضرور ہوا ثابت کرنا دو امورنکا پہلے یہ کہ حرکت اس قدر سریع ممکن فی نفسہا ہی اسکو ہم کئی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول یہ کہ فلک اعظم شروع شب سی آخر تک نصف دور کی حرکت کرتا ہی اور علم ہندسہ مین ثابت ہی کہ نسبت قطر کی طرف دور کے نسبت واحد کی طرف ثلث اور سبع کی ہی اس تقریر سے لازم ہوا کہ ہو نسبت نصف قطر کی طرف نصف دور کے نسبت واحد کی طرف ثلث اور ایک سبع کی اس صورت مین کہا جائیگا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلند ہوی مافوق فلک اعظم اوسوقت کہ فلک اعظم نے نہین حرکت کی تھی مگر نصف دور کی جبکہ حاصل ہوئی اسقدر زمانہ مین حرکت نصف دور کی تو حاصل ہونا حرکت کا بقدر نصف قطر کے بطریق اولی ثابت ہوا اس دلیل سے یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت خواجہ عالم علیہ التحیہ والثنا کا ثلث لیل مین مکہ سے مافوق العرش تشریف لیجانا فی نفسہ ممکن ہی تو تمام لیل مین اس امر کا ہونا بطریق اولی ممکن ہوا - دوسری دلیل یہ ہی کہ علم ہندسہ سے ثابت ہی کہ قرص آفتاب کا مساوی ہوتا ہی زمین سے ایکسو ساٹھ مرتبہ اور ایسا ہی ایک مرتبہ

حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ طلوع قرص آفتاب کا کسقدر سریع زمانہ قلیل مین ہوتا ہی
معلوم ہوا اسیقدر حرکت سریعہ کا زمانہ قلیل مین ہونا فی نفسہ ممکن ہی ۔
تیسری دلیل یہ ہو کہ جسطرح عقل کے نزدیک صعود جسم کثیف کا مرکز عالم سے
ما فوق العرش بعید ہی اسیطرح نزول جسم لطیف کا فوق عرش سے مرکز عالم کیطرف
بھی بعید ہی اگر کہا جاوے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شب
واحد مین عروج ما فوق العرش ہوا اسکا یہ جواب دیا جائیگا کہ جبرئیل علیہ السلام کا عرش
سے مکہ مین ایک لحظہ مین وحی لیکر انبیا علیہم السلام پر نازل ہونا کیونکر ثابت ہوتا ہی
اگر تم اسکو تسلیم کرتے ہو تو عروج حضرت خواجہ عالم علیہ التحیہ والثنا کا بھی ممکن ہوا
اگر یہ امر تسلیم نکیا جاوے تو نبوت انبیا علیہم السلام کی ثابت نہین ہوتی تو اب ضرور
ہوا کہ جبرئیل کا آنا ثابت کیا جاوے واسطے ثبوت نبوت کے لا محالہ اس تقریر سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صعود بھی ما فوق العرش ثابت ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ جبرئیل
علیہ السلام کے نزول سے مراد زائل ہونا حجاب جسمانی کا ہی روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے یعنی کہ جو مکاشفات اور مشاہدات کہ جبرئیل مین موجود ہوتے تھے وہ سب حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوجاتے تھے اسکا جواب یون دیا جائیگا
کہ یہ مذہب حکما کا ہی جمہور مسلمین اسکے قائل ہین کہ جبریل بحکم پروردگار عالم افلاک سے
مکہ مین آتے تھے جب یہ امر ثابت ہوا کہ جبرئیل جسم سے آتے تھے تو لا محالہ حضرت کا
جسم مقدس سے ما فوق العرش تشریف لیجانا ثابت ہوگیا روایت ہی کہ جب حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ معراج بیان کیا کفار منکر ہوئے اور وہ ابوبکر
کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابوبکر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہین

کہ شب کو مجھے معراج ہوئی۔ ابو بکر گویا ہوئے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہین تو بیشک وہ سچے ہین من بعد ابو بکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا قصہ بیان کرنا شروع کیا ابو بکر اوسکی تصدیق کرتے جاتے تھے جب قصہ تمام ہوا ابو بکر عرض پیرا ہوئے۔ اشہد انک رسول حقا۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا۔ وانا اشہد انک لصدیق حقا۔ حاصل کلام یہ ہر کہ جب ابو بکر حضرت کی رسالت کی تصدیق کر چکے تو پھر اوس سے بڑھ کر حرام تھا اوسکی کیونکر نہ تصدیق کرتے۔ چوتھی دلیل یہ ہر کہ اکثر اہل ملل قائل ہین اس امر کے کہ ابلیس موجود ہر اوسکو یہ قدرت دیگئی ہر کہ بنی آدم کے دلون مین وسواس ڈالے اور زمانہ قلیل مین مشرق سے مغرب تک مسافت طی کرے جبکہ ابلیس کیواسطے یہہ امر ثابت ہر کہ زمانہ قلیل مین اسقدر سریع حرکت کرتا ہر تو انبیاء علیہم السلام کے واسطے بطریق اولی یہ امر ثابت ہوا۔ پانچوین دلیل یہ ہر کہ حق تعالے قرآن مجید مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ کو فرماتا ہر کہ ایک لحظہ مین ہوا سلیمان علیہ السلام کو مقامات بعیدہ مین لیجاتی تھی اس سے بھی ثابت ہوا کہ یہ حرکت سریعہ ممکن ہر فی نفسہا۔ چھٹی دلیل یہ ہر کہ قرآن شریف مین حق جل وعلا فرماتا ہر کہ تخت بلقیس کا یمن سے شام مین چشم زدن مین پہونچگیا اور یہہ زمانہ نہایت قلیل تھا قال اللہ تعالی قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔ جبکہ یہ حرکت سریعہ غیر نبی کے واسطے ثابت ہوئی تو معلوم ہوا کہ ایسی حرکت ممکن الوجود نبی کے لیئے بھی ہو سکتی ہر۔ ساتوین دلیل یہ ہر کہ جب انسان کسی شئی بعیدہ پر نظر ڈالتا ہر فوراً نظر مبصر پر پڑتی ہر

اگرچہ وہ میصر کتنی ہی دور ہو اس سے بھی ثابت ہوا کہ حرکت سریعہ ممکن الوجود ہی

پس ان وجوہ سے ثابت ہوا کہ بعض اجسام کیواسطے حرکت سریعہ زمانہ قلیل مین ممکن ہی اور یہ امر ثابت ہی کہ کل اجسام متماثلہ ہین تو کل اجسام کے لیے بھی ثبوت وجود اس حرکت سریعہ کا ہوا تو یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لیل مین مکہ معظمہ سے مافوق العرش تشریف لیگئے۔ اب رہا دوسرا مقدمہ کہ معراج کا وقوع ہوا یا نہین اہل تحقیق لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتبہ معراج حاصل ہوا اس امر پر یہ آیت کلام مجید دال ہی حق تعالی فرماتا ہی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا الخ ۔

فصل تیسری معراج کی حقیقت مین اختلاف ہی معراج اور اسری مین یا یہ دونون ایک شب مین واقع ہوئین یا نہین اور دونون مین سے پہلے کون واقع ہوا معراج تیقظہ مین ہوئی یا بعض اوسکا منام مین اور معراج ایک مرتبہ ہوئی یا دو مرتبہ یا کئی مرتبہ

ف اسرا اور معراج کا ذکر [illegible] ابن عباس [illegible] انس بن مالک [illegible] ابی بن کعب [illegible] حذیفہ بن الیمان [illegible] جابر بن عبد اللہ ۔ ابن عمر ۔ علی بن ابی طالب ۔ ابی ایوب الانصاری ۔ ابی سعید الخدری ۔ ابن مسعود ۔ [illegible] ابی ہریرہ [illegible]

[illegible] ۔ اسماء بنت ابی بکر ۔ ام ہانی ۔ سہل ابن سعد ۔ عبد الرحمن بن قرظ ۔ ابی [illegible] ۔ ابی بکر الصدیق ۔ عثمان بن عفان ۔ عباس بن عبد المطلب ۔ ابی الدرداء ۔ ام کلثوم بنت المصطفی ۔ بلال بن سعد ۔ [illegible]

پہلے اسریٰ ہوئی من بعد معراج کا ظہور ہوا۔ بیت الحرام سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد اقصیٰ مین تشریف لیجانا قرآن شریف سے ثابت ہی اور وہانسے آسمانون پر جلوہ نما ہونا احادیث سے ثابت ہی پہلے کو اسریٰ کہتے ہین۔ دوسرے کو معراج اسریٰ کا انکار کرنیوالا کافر ہی معراج کا منکر مبتدع قرار پایا ہی ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج نہین ہوتا ہی اور گمراہ ہی کافر نہین ہوتا ہی جمہور مفسرین او محدثین اسکے قائل ہین کہ معراج و اسریٰ ایک شب مین بحالت یقظہ ہوئین چنانچہ اسپر اخبار صحیحہ متواتر واقع ہوئے ہین اور یہ آیۃ پاک بہی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا الخ دال ہی سبحان کی لفظ امور بزرگ مین استعمال کیجاتی ہی اگر معراج ہوتی منام مین تو نہوتی کوئی شی اوسمین بزرگ اور نہ مبادرت کرتے اوسکے انکار پر قریش اور نہ مرتد ہوتے وہ مسلمان جنکے عقیدے ضعیف تھے کیونکہ اگر معراج روحی ہوتی تو حق تعالی اپنے کلام مجید مین بعبدہ کی لفظ ارشاد نفرماتا اور بروح عبدہ ارشاد کرتا جس سے کوئی محال عقلی لازم نہ آتا حق تعالی جل شانہ نے آیۂ مذکورہ مین بعبدہ کی لفظ ارشاد فرمائی ہی عبد کا اطلاق کلام عرب مین روح مع الجسد پر ہوتا ہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مع الجسد حالت یقظہ مین معراج ہوئی جسکی دوسری دلیل یہ ہی کہ سوار کرائے گئے حضرت خواجۂ عالم علیہ التحیۃ والثنا براق پر یہہ بھی دال ہی اس امر پر کہ معراج مع الجسد ہوئی کیونکہ حمل جسد کا ہوتا ہی نہ روح کا۔ اس قول کی تائید مین ابونعیم نے اپنے دلائل مین حدیث محمد بن کعب قرظی کی نقل کی ہی ابوسفیان کے قصہ مین ہرقل کے ساتھ کہا ہرقل نے کہ مجھکو ایک شب اسریٰ ہوئی اوسکا انکار کرتے تھے ابوسفیان اور اوسکو جھٹلاتے تھے پھر کہا ابوسفیان نے کہ اے بادشاہ خبر

دیتا ہون مین تجھکو ایک عالم کی جسے تو پہچانتا ہی اور وہ تجھے جھٹلائیگا - ہرقل نے
پوچھا وہ کون ہی ابوسفیان گویا ہوئے کہ مین گمان کرتا ہون کہ وہ ارض حرم مین پیدا
ہوا ہی اور بیت المقدس مین آئیگا - ابوسفیان بیان کرتے ہین کہ ہرقل ایک
شب کو قبل صبح کے میرے پاس آیا اور کہا کہ معلوم ہوا مجھ کو کہ یہی رات ہی - ہرقل
تشریف آوری حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر رہا تمام شب ابوسفیان
نے ہرقل سے پوچھا تمکو یہ خبر کیونکر معلوم ہوئی ہرقل گویا ہوا کہ مین ہمیشہ کل دروازے
مسجد کے بند کرا دیتا تھا من بعد آرام کرتا تھا چنانچہ آج بھی ایسا ہی کیا یعنی کل دروازے
بند کرا دیے تھے مگر ایک دروازہ کھلا رکھا تھا اوسپر پہرہ متعین کرا دیا تھا صبح کو براق کے
باندھنے کے نشانات پائے گئے - ہرقل نے اپنے لوگون سے کہا کہ دروازہ بند
تھا بجز نبی کے کوئی شخص نہین آسکتا تھا اور اوسنے آج کی رات اس مسجد مین نماز پڑہی
بعضے کہتے ہین کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصے تک مع الجسد بقظہ مین سرزد ہوئی
اور وہان سے معراج آسمانون تک بذریعہ روح کے خواب مین پائی گئی وہ اس
قول پر آیہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الخ کو دلیل لاتے ہین
اور غایت اسری مسجد اقصی کو ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اسری مع الجسد مسجد
اقصی سے زیادہ ہوتی تو اللہ تعالی اس آیہ کریمہ مین اسکا ذکر کرتا اور حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سے بزرگی اور علو مرتبت نکلتی - جواب اسکا
یہ ہی کہ تخصیص ذکر مسجد اقصی کی یہ وجہ ہی کہ قریش کو معراج سے انکار تھا اسلیے
حق تعالی جل شانہ نے مسجد اقصے کے لفظ کو ارشاد فرمایا کہ اگر قریش آپ سے
مسجد اقصی کے حالات امتحانا پوچھین تو آپ اونہین ہو بہو بیان فرماین جو لوگ

اسکے قائل ہین کہ معراج منام مین ہوئی اونکے پاس اسکی کوئی دلیل مستحکم نہین ہے
اور جو اونکے دلون مین یہ خطرے گذرتے ہین۔ اول یہہ کہ حق تعالی قرآن مجید مین
ارشاد فرماتا ہے وما جعلنا الرویا التی ارینٰک الا فتنۃ للناس یعنے نہین گردانا
ہمنے رویا ایسا رویا جو دکھایا تجھے اے محمد مگر فتنہ واسطے انسان کے
حاشیہ خیالی مین مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی لکھتے ہین کہ جو لوگ اس آیہ کو
استدلال لاتے ہین اونکا جواب اسطرح ادا کیا جاتا ہے کہ ہم تسلیم کرتے
ہین کہ مراد رویا سے فی المنام ہے لیکن یہ تسلیم نہین کرتے ہین کہ یہہ آیت
پاک معراج کی شان مین واقع ہوئی ہے مراد رویا سے وہ رویا واقعہ ہے جسمین حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزیمت کفار کی لاحظہ فرمائی غزوہ بدر مین پس ملاحظہ فرمائی پہلے منام
مین ہزیمت کفار کی قبل اوسکے واقع ہونے کے الغرض یہ آیہ پاک نازل ہوئی
ہے ہزیمت کفار کی شان مین۔ دوسرا جواب۔ مولانا یون تحریر کرتے ہین کہ ہم
تسلیم کرتے ہین کہ رویا سے مراد فی المنام ہے لیکن مراد اوس سے وہ رویا ہے کہ
قریب تھا کہ آپ مکہ معظمہ مین داخل ہوتی کہ آپ نے رویا ملاحظہ فرمایا جسکی خبر اللہ تعالی
اس آیہ پاک مین دیتا ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق لتدخلن المسجد الحرام
الآیہ۔ دوسرے یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت
مین یون وارد ہوا ہے کہ ما فقد جسد محمد صلعم لیلۃ المعراج لوگ اس روایت سے
یہ مراد لیتے ہین کہ سیر ہی خواب مین تھی از روئی معاینہ او رمشاہدہ کے نہین تھے
اسکا جواب ملا علی قاری اپنے رسالہ منہاج العلوی فی معراج النبوی مین لکھتے ہین
کہ معراج مکہ مین شروع بعثت کے زمانہ مین واقع ہوئی اوسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

پیدا بھی نہین ہوئی تھین انکا قول دوسری حدیثوں پر مرجح نہوگا جنکی راویون سے بطریق مشاہدہ حدیث معراج نقل کی ہی اگر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہم تسلیم بھی کرلین تو اوس سے مخالف کا مدعا حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز معراج جسمانی کے کئی بار منام مین معراج ہوئی ہی ہم اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ حدیث مذکورہ سے خواب مین معراج کا ہونا ظاہر ہوتا ہی لیکن امر یہ ثابت نہین ہوتا ہی کہ آنکو کبھی معراج حالت بیداری مین نہین ہوئی تیسرے یہ ہی کہ حضرت معاویہؓ سے معراج کے باب مین سوال کیا گیا اونھون نے کہا کہ کانت رویا صالحۃ اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت معاویہ اوسوقت ایمان نہین لائے تھے اور حالت کفر مین تھے بلکہ حضرت معاویہ قصہ اسری کے مدت کے بعد ایمان لائے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس واقعہ سے کئی سال پہلے معراج ہوئی اوسوقت دوسرے صحابہ جو ایمان لاچکے تھے اونسے دوسری حدیثین واقع ہوئی ہین جنسے معراج مع الجسد کا ہونا ثابت ہوتا ہی اونکے اقوال معاویہؓ کے قول پر مرجح ہین اور یہ حدیث بھی مثل حدیث حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ہی۔ چوتھے یہ ہی کہ بعض حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو دلیل لاتے ہین کہ فرمایا حضرت جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بینما انا نائم یعنے مین سوتا تھا اور بعض احادیث مین واقع ہوا ہی کہ مسجد حرام مین سوتا تھا کہ بیدار کیا گیا حضرت کے قول کا یہ جواب ہی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے کہ جبرئیل آئی اور آپکو بیدار کیا نہ یہ کہ آپ سوتی رہے اور دوسرا قول آنحضرت صلعم کا فاستیقظت وانا بالمسجد الحرام یہ ضعیف ہی کیونکہ راوی اسکے شریک ہین انکا قول محدثین کے نزدیک معتبر نہین ہی۔

فصل چوتھی اسمین بیان ہی کہ آپ کو اسری قبل بعثت کے ہوئی یا اوسکے بعد اگر بعد ہوئی تو کتنے دنون کے بعد بعض کہتے ہین کہ ہجرت سے ۱۸ مہینے قبل بعض قائل ہین کہ شروع سال نبوت سے ایک سال یا ڈیڑھ سال بعثت کے بعد اسری کا ظہور ہوا صحیح قول یہ ہی کہ بعثت کے پانچ سال کے بعد اسری واقع ہوئی جاننا چاہیے کہ حضرت عائشہ سے جو روایت منقول ہی وہ صحیح نہین ہی کیونکہ ہجرت کے تین سال پہلے نبوت کے دسوین سال حضرت عائشہ بمقام مکہ معظمہ ماہ شوال مین حضرت سرور عالم صلعم کے نکاح مین آئین کذافی الزرقانی اس صورت مین ام ہانی کے قول پر حضرت عائشہ کے قول کو ترجیح نہونگے کیونکہ ام ہانی نے بطریق مشاہدہ روایت کی ہی اور ام ہانی کا یہ قول کہ آپ نے پروردگار کو دیکھا دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ اسری واقع ہوئی تیقظ مین بعض کا یہ قول ہی کہ اسری تیقظ مین ہوئی اور معراج منام مین اسکی یہ دلیل ہی جبکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج اور اسری کو بیان کیا قریش نے اسکی تکذیب کی اور اوسکی وقوع سے استعجاب کیا معراج کے نسبت کچھ تعرض نہین کیا اسری ذکر کی گئی مقام احسان مین اگر ہوتی معراج تیقظ مین ملاء اعلی تک تو کبھی نہ اختصار کرتا حق تعالی بیت المقدس تک باوجود واقع ہونے معراج کے عجیب تر اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اسری تیقظ مین واقع ہوئی اور معراج منام مین بعض کہتے ہین کہ اسری معراج کی رات مین نہین ہوئی اسپر اوس حدیث کو دلیل لاتے ہین جسمین اسری کا ذکر نہین ہی اسکا ہم یہ جواب دیتے ہین کہ بعض روایتون مین کچھ اور بعض مین کچھ ہی اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اسری ایک رات مین اور معراج دوسری شب مین واقع ہوئی اسپر ابن سعد کے قول کو دلیل لاتے ہین وہ یہ ہی کہ ابن سعد

سے یہ حدیث پوچھی گئی کہ جسم حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ کو جنت اور دوزخ
دکھائی جاوے دو ۲۷ تاریخ رمضان شریف کی رات تھی آٹھ مہینے قبل
ہجرت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے دولت خانہ پر
کہ حضرت جبرئیل و میکائیل آئے اور عرض کی کہ چلئے آپ اوس جانب کہ جسکا آپنے
حق جل وعلا سے سوال کیا تھا اور لیگئے آپ کو درمیان زمزم اور مقام ابراہیم
کے وہان دو سیڑہی نصب کی گئی جو نہایت عمدہ او نفیس تھے پھر وہ دونون واسطے
آپکو آسمانون پر ابو شامہ بیان کرتے ہین کہ معراج کئی مرتبہ ہوئی اس قول کی
حضرت انس کے حدیث جو بزار نے نقل کی ہے دلیل لاتے ہین شیخ الاسلام ابن
حجر کہتے ہین کہ قصہ معراج متعدد واقع ہوا او پھر ا آپ کو سیڑہی سے سوال کیا
اور ہر آسمان کے دربان کو جبرئیل سے استفسار کیا اور آپ پر نماز فرض ہونا
اور ہوا اسکے دوسرے وقعات ظہور مین آئے یہ سب ہو آپ کی تسکین اور آسانی کو لئے متعدد واقع ہو
منام مین مثل اس کی حالت یقظہ مین آپ کو معراج ہوئی شیخ عز الدین
بن عبد السلام کہتے ہین کہ اسری بحالت یقظہ مکۂ معظمہ مین واقع ہوئی دوسرے
مرتبہ بحالت منام مدینہ مین اسکا ظہور ہوا اور یہ بھی بیان کیا عز الدین نے
کہ اسری منام مین مکرر مدینہ منورہ مین ہوئی حاشیہ خیالی مین لکھا ہے کہ معراج مکرر
ہوئی ایک مرتبہ شخصے دوسرے بار روحی اور قول ثانیہ کو حضرت
عایشہ نے نقل کیا ہے۔

فصل پانچوین اسمین بیان ہو معراج کے تاریخ وسنہ کا۔ تاریخ کی
دو قسمین ہین۔ اول زمانی۔ دوسرے مکانی۔ پہلے زمانے کا بیان ہوتا ہے

بعضے کہتے ہین کہ معراج قبل بعثت کے ہوئی یہ قول شاذ ہی انکا طبرانی کے
حدیث پر دار و مدار ہی جسکا یہ مضمون ہی کہ حضرت فاطمہ کے ولادت سے پیشتر
معراج ہوئی اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعثت کے سات برس پہلے
ہوئی ہی لیکن یہ حدیث جسپر استدلال کیا گیا ہی ضعیف ہی اکثر قائل ہین کہ معراج
بعد نبوت کے واقع ہوئی اسمین یہ اختلاف ہی کہ آیا قبل ہجرت ہوئی یا بعد
ابن مسعود قائل ہین کہ قبل ایک سال ہجرت کے اور امام نووی بھی اسی کے
قائل ہین ابو الربیع کہتے ہین کہ آٹھ مہینے پہلے ہجرت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کو معراج ہوئی حربی قائل ہین کہ ہجرت کے گیارہ مہینے پہلے اور
اس قول کو ابن منیر نے ترجیح دی ہی ابن فارس ہجرت کے پندرہ مہینے قبل کے
قائل ہین اور عبد اللہ کے نزدیک ۱۸ مہینے پیشتر ہجرت کے ابن اثیر سے
دو روایتین ہین اول یہ کہ ۲۰ مہینے قبل ہجرت کے دوسرے یہ کہ تین برس پہلے
ہجرت کے زہری قائل ہین کہ پانچ برس پہلے اسکے قاضی عیاض بھی مقر ہین
اور ترجیح دیتے ہین بالاتفاق اسپر یہ دلیل لاتے ہین کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ
عنہا نے بعد فرضیت کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
ادا کی اور یہ بالاتفاق ثابت ہی کہ فرضیت نماز ثابت ہی ہجرت سے تین سال
یا پانچ سال قبل اور نہین خلاف ہی اسمین کہ نماز فرض ہوی ہی لیلۃ الاسریٰ مین
قاضی عیاض اور زہری کا یہ جواب ہی کہ جو نماز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے
آپ کے ساتھ پڑھی وہ دو رکعت صبح اور دو عشا کے تھین اور اوسکی فرضیت
بعثت کے اوائل زمانہ مین ہوئی ہی اس سے معلوم ہوا کہ معراج قبل ہجرت کے

واقع ہوئی بعض کہتے ہین کہ ہجرت کے پانچ سال کے بعد اور بعض پندرہ مہینے کے
اور بعض ۸ ا مہینے کے اب ذیل مین بیان ہوتا ہی کہ آپ کو کس مہینے مین معراج ہوئی
ابن منیر کہتے ہین کہ ربیع الآخر مین نووی اسکی اپنے فتادے مین قائل ہو گئے
ہین صاحب روضہ ماہ رجب کے واقدی رمضان کے ماوردے ماہ شوال
کے مقر ہین اب جاننا چاہیے کہ آپ کو کس روز کے شب مین اور کون تاریخ
مین معراج ہوئی ابن سعد قائل ہین کہ رمضان کی ۱۷ تاریخ ہفتہ کی رات کو ابن منیر
۲۷ - ربیع الثانی کے مقر ہین اور اسکے بھی قائل ہین کہ وہ شب دوشنبہ کی تھی
اوسکی یہ وجہ بیان کرتے ہین کہ بارہوین ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن ہجرت ہوئی
قاعدہ یہ ہی کہ جب ۱۲ دوشنبہ کو واقع ہوئی ہی تو اوسکے پہلے پنجشنبہ کو ہوتی ہی
جس سال کہ واقعہ معراج کا وقوع ہوا اوسکی سال گذشتہ کی ربیع الاول کی
پہلی تاریخ شنبہ یا یکشنبہ یا دوشنبہ کو ہو گی کیونکہ قاعدہ یہ ہی کہ دو سالون
کے تاریخون کے ایام مین تین دن یا چار دن یا پانچ دن کا تفاوت ہوتا ہی
بصورت اختیار کرنے اقل تفاوت کے سال ہجرت کی ربیع الاول کی پہلی تاریخ
دوشنبہ کو اور ربیع الثانی کا غرہ چہارشنبہ کو اور ۲۷ - دوشنبہ کو واقع ہوگی
اس حساب کی روسے موافقت ہوجاتی ہی ایام ولادت اور بعثت اور وفات
مین اسپر کل کا اتفاق ہی کہ یہ امور مذکورہ بالا دوشنبہ کو واقع ہوئی تو معراج بھی
اوسی روز ہوگی مثل آدم علیہ السلام کے کہ جمعہ کو پیدا ہوے اور اوسی دن
جنت سے نکالے گئے اور اوسی روز انتقال فرمایا اور اوسی دن توبہ قبول
ہوئی ابن نخل کہتے ہین کہ معراج کا دن جمعہ کا تھا یہ قول اونکا مردود ہی کیونکہ

یہ امر بصحت ثابت ہو چکا ہی کہ شب معراج کے دوسرے روز جبرئیل نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھی اگر جمعہ کا دن ہوتا تو نماز ظہر کا پڑھنا ثابت نہوتا کیونکہ جمعہ کو نماز ظہر فرض نہین ہی -

دوسری تاریخ مکانی - اکثر قائل ہین کہ مکہ مین معراج ہوئی جو لوگ کہتے ہین کہ مدینہ مین ہوئی وہ محمول ہی تعدد منام پر اب جاننا چاہیے کہ کس جگہ آپکو معراج ہوئی اسمین بہت احادیث واقع ہوئے ہین بعض کے نزدیک مسجد حرام مین بعض قائل ہین درمیان مقام ابراہیم اور زمزم کے بعضے حجر کے بعض کے نزدیک آپ ابی طالب کے کسی مکان مین تشریف فرما تھے وہان معراج ہوئی بعض مکان اُمِّ ہانی کے قائل ہین -

فصل چھٹی اسمین فلاسفہ کے ادن اعتراضات کے جوابات تحریر کیے گئے ہین جو وقوع معراج کی نسبت وارد ہوئے ہین اب منکرین معراج کے واقع ہونے مین کلام کرتے ہین کئی وجہ سے اول یہ کہ اگر ہم معراج کو تسلیم کرین تو کئی محال عقلی لازم آتی ہین ایک یہ کہ حرکت سریعہ کا زمانہ قلیل مین واقع ہونا غیر ممکن جوابات اسکے پہلے ہو چکے - دوسرے یہ کہ صعود جرم ثقیل کا طرف آسمانون کے محال ہی اسکا بھی جواب ادا کیا گیا - تیسرا یہ کہ اگر صعود جرم ثقیل کا آسمانون پر تسلیم کیا جاے تو انخراق افلاک لازم آتا ہی - یہ بھی محال ہی حقیر فلاسفہ کے اعتراضات ذیل مین رقم کر کے ہر ایک کا جواب تفصیلی بحوالہ کتاب لکھتا ہی -

فلاسفہ کا پہلا اعتراض یہ ہی کہ خرق و التیام فلک مین نہین پایا جاتا کیونکہ خرق و التیام حرکت مستقیمہ سے حاصل ہوتا ہی اور فلک مین حرکت مستقیمہ پائی نہین جاتی

پس خرق والتیام بھی پایا نہ جائیگا-

جواب اولی- وجود سما کو وجوہات کثیرہ سے ثابت کرتا ہون مین لکھتا ہون جو ترکیب اون اجسام سے مشاہدہ ہوئی جو دلالت کرتے ہین حرکت مستقیمہ کے وجود پر اور حرکت ایک جہت سے دو جہتون محدودین مختلف پر بالطبع ہوتی ہی اور اختلاف جہتین کا دلالت کرتا ہی وجود جسم محیط بہا پر اور وہی سما ہی اور نیز دلالت حرکت کے بسبب اپنی حدوث کی یون واقع ہوئی ہی کہ اوسکے اسباب غیر متناہیہ ہین اور یہ بغیر حرکت دوریہ فرض کرنے آسمان مین ممکن نہین ہی اور بھی حرکت جسم کی دلالت کرتی ہی وجود میل طبعی اور طبع محرک اور زمان حرکت پر اب ان دلالات کے وجوہ اور لوازم کو ہم بیان کرتے ہین لازم اول جسم کے مرکب ہونے سے حرکت مستقیمہ ہے- اسکی وجہ یہ ہی کہ مثلاً پانی اوسکے لیے ایک حیز ہی اور مٹی کے لیے بھی ایک حیز ہی اور ہر ایک طبعی ہی کیونکہ ہر جسم کے لیے مکان طبعی لازم ہی جیسا علم طبعی مین بیان کیا گیا ہی جبکہ ہم ان دونون یعنی ما اور تراب کو ترکیب دینا چاہین تو نہین ممکن ہی بغیر حرکت دینے ایک اون دونون کے دوسرے کے حیز کے جانب اور اگر حرکت نہ دی جائے تو ممکن نہین ہی ترکیب اون دونون کے عقل مقتضی ہی اس بات کو جبکہ ترکیب واقع ہو دونون مین حرکت کے ساتھ اور حرکت ایک جہت سے طرف دوسری جہت کے ہونا لازم ہی پس احتیاج واقع ہوگئی دو جہتون کے فرض کرنے کی اور یہ بھی ضرور ہی کہ ہون وہ دونون محدود مختلف بالطبع اور اختلاف اون دونون کا بالطبع والنوع نہین حاصل ہوتا ہی بغیر حرکت کے اب حرکت طبعیہ ہوگی یا قسریہ اگر حرکت طبعیہ ہو تو مقتضی ہوگی اس امر کو کہ وہ حیز جسکو اسنے چھوڑا ہی

مخالف ہوا وس حیز کے جسکی طلب ہی اگر دونون ساوی ہون تو محال ہی کہ ایک سی نفرت ہو
اور دوسرے کی طلب ہو اگر حرکت قسریہ ہی تو معنی قسر کے یہ ہین کہ مقتضای طبیعت کے
خلاف ہو اس شکل مین یہ لازم ہوتا ہی کہ میلان طبعی ایک جہت ہو اور دوسری جہت نہو
اسصورت مین حرکت قسریہ تصور کیجاسے گی اور ہونا اون دونون کا ممدودین اسپر کوئی
شئ دال نہین ہی - اون وجوہ مین سے جنکا اوپر ذکر ہوا ایک وجہ یہ ہی کہ جہت کے لیے
لازم ہی کہ ایسے بعد مین ہو جسکے جانب اشارہ حسیہ بالیہ وغیرہ ممکن ہو کیونکہ امر عقلی مین
اشارہ کی کوئی ضرورت نہین ہی عقل مین حرکت جسم کی متصور نہین ہوتی ہی اور یہ ثابت ہوچکا
کہ جو بعد بلا نہایۃ ہو وہ ممتنع ہی خواہ خلا مین ہو یا ملا مین اور وجہ ثانی یہ ہی کہ جہت کے
واسطے حد معین لازم ہی مثلاً اگر کہا جاسے کہ فلان درخت چار حدون مین سے کسی
حد مین واقع ہی یا شرق فلان جانب ہی یا غرب فلان طرف ہی وعلیٰ ہذا القیاس تو ضرور ہوگا
اوس شجر کا مشار الیہ ہونا اور جس شئ کی مسافت کے لیے انتہا نہو اوسکے جانب اشارہ ممکن
نہین جب اشارہ ممکن نہوا تو جہت بھی ممکن نہوی - اگر فرض کرین ہم بعد درمیان ایک
شئ اور شجر کے جو غیر متناہی ہو اس شکل مین اشارہ نہ ممکن ہوگا اوس شجر کے جانب
اور ایسا ہی اگر کہے تو کہ جہت سفل کے مقتضی ہی اوسکو کہ سفل کے لیے حد معین ہو
اور وہ منتہی ہو جسکو اسفل السافلین کہتے ہین اسیطرح علو کا بھی حال ہی اگر ایسا نہو
تو ممتد ہوگا سفل یا علو غیر متناہی کے جانب جسکی طرف اشارہ غیر ممکن ہی اور یہ
باطل ہی وجہ ثالث یہ ہی عقل مقتضی ہی کہ جو اشیا واقع ہین جہت سفل مین بعض اونکی اسفل
ہین بعض سے پس اگر ایسا نہو تو لازم آتا ہی کہ سفل کے لیے حد معین نہو جسکے جانب اشارہ ممکن نہو
حتی کہ تا قرب اسفل ہوا ور ابعد اعلے ہوا اس شکل مین بھی جو بیان کیا بعض اسفل ہین

بعض سے یہ باطل ہوجائیگا ضرور ہی یہ کہ ہو جہت تشابہ الافراد اس صورت مین
نہوگا اسفل اور اعلیٰ بالاضافہ اسیطرح جہت علو کا بھی حکم ہی یعنے اگر ہو علو
حقیقی تو نہو گا اعلیٰ فی الوجود بالاضافہ۔ حالانکہ خلاف اسکے ثابت ہو چکا ہی
پس ضرور ہوا ہونا جہتین حقیقیین محدودتین کا ہر حرکت مستقیمہ کے لیے۔ اور جہت
طرف بعد کو کہتے ہین اور بعد صرف جسم مین پایا جاتا ہی اس صورت مین جسم کا
محدود بالجہات ہونا ضرور ہی تا حرکت دعوی متصور ہو لازم ثانی یہ ہی کہ جسم
محدود للجہات کے لئے ضرور ہی کہ محیط ہو جسم مستقیم الحرکت کو احاطہ سماکا۔
اون اشیا کو جو اوسمین پائی جاتی ہین نہین متصور ہوتا ہی اختلاف جہتین کا بالنوع والطبع
مگر جسم کروے محیط مین کیونکہ ہی مرکز غایت بعد اور محیط غایت قرب ان دونون
کے درمیان اختلاف ہوگا نوعاً اور طبعاً لازم ثالث یہ ہی کہ مرکبات نہین متحرک
ہوتے ہین بالطبع مگر حرکت مستقیمہ کے ساتھ کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ ہر جسم کے
لیئے مکان طبعی ہے اور وہی اوسکا حیز ہے جب اوس سے شئے جدا کر لی جائے
اور پھینکی جائے تو اوسی مین قرار پکڑے گی۔ پس ہو گا میل طبعی اوسکا اوسی مرکز
کے جانب جب وہ شئے دوسرے موضع مین منتقل کیجاوے تو وقت مفارقت
کے اوسکو ایک حرکت ہوگی اور جب اوس مقام مین پہونچ جاے گی تو اوسے
قرار حاصل ہوگا اور اگر اوس شئے کو حرکت دین اقرب طرف کے جانب اور وہ
شئے اقرب طرف سے انحراف کرے اس صورت مین ہم کہین گے کہ وہ شئے
اوس اقرب طرف مین مائل ہوئی نہ اوسکی جانب متحرک ہوی کیونکہ کوئی وجہ نہین ہی
اسکی میلان کی اوس اقرب طرف سے طالب اور اقرب طرف بین النقطتین کو

کہتے ہین اور وہی خط مستقیم ہی پس ہو گئی حرکت اوسی خط مستقیم پر اس تقریر سے
حرکت مستقیمہ سما کے لیے ثابت ہوئی تو اب فلاسفہ کا یہ قول کہ فلک مین
حرکت مستقیمہ پائی نہین جاتی ہے باطل ہو گیا اور درصورت اس کے بطلان کے
فلاسفہ کے اعتراض جو نسبت عدم جواز خرق والتیام کے وارد ہوتے ہین
وہ بھی مرتفع ہو گئے کذا فی مفاتیح الغیب مصنفہ صدر الدین الشیرازی
جواب ثانیہ شرح عیون الحکمت مین امام فخر الدین رازی لکھتے ہین کہ فلاسفہ
کے نزدیک یہ امر ثابت ہی کہ اجسام فلکیہ مین حرکۃ مستدیرہ پائی جاتی ہی اور یہ ثابت
ہی کہ جس چیز مین مبدا حرکت مستدیرہ کا پایا جاتا ہی اوسمین مبدا حرکت مستقیمہ کا
پایا جانا ممتنع ہے اور جس چیز مین حرکت مستقیمہ نہین پائی جاتی ہی وہ خرق التیام
کو بھی قبول نہین کرتی ہی خرق والتیام حرکت مستقیمہ سے حاصل ہوتا ہی اور جو
چیز خرق کو قبول نہین کرتی ہی محال ہی کہ مرکب ہو جز اوسکا دوسرے اجسام سے
تاکہ پیدا ہون اون دونون اجزا کے اجتماع سے اجسام مرکبہ اور یہی مطلوب ہی
جو شخص اسکا قائل ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ یہ دلیل فلک محدد پر جاری ہوتی ہی
اور تمام کواکب اور افلاک مین اس دلیل کو ہم قبول نہین کرتے ہین کیونکہ یہ دلیل
فلاسفہ کی خاص ہی فلک محیط محدد مین اسمقام پر اس امر کا جاننا ضرور ہی کہ محدد جہات
کون فلک ہی آیا فلک اعظم یا دوسرے افلاک اور جب یہ معلوم ہو جائیگا کہ
فلک اعظم محدد الجہات ہی تو فلاسفہ کا اعتراض نسبت حرکت مستقیمہ کے فلک اعظم
مین واقع ہوگا نہ دوسرے افلاک مین شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ
محدد الجہات سے اگر فاعل الجہات مراد لین تو اس امر کو ہم تسلیم نہین کرتے ہین کہ

وہ صاحب وضع ہو جب صاحب وضع نہ قرار پایا تو وہ محدد الجہات بھی نہو گا۔
اور اگر محدد الجہات سے قابل الجہت مراد لین تو اس صورت مین محدد علو اور سفل کا
ایک نہوگا کیونکہ مرکز محدد کے ساتھ قائم نہین ہوتا ہی۔ جواب۔ محدد الجہات سے
یہ مراد ہی کہ متعین نہوا وسکے ساتھ وضع جہت کی اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ جب
وضع متعین ہو گی تو اوسکے واسطے ذی الوضع کا ہونا بھی ضروری ہی اور متعین ہونا
سفل کا وسط ارض مین اسکے یہ معنی ہین کہ سفل ایک نقطہ ہی زمین کا اگر زمین کو نقطہ
فرض کرین تو لازم آتی ہی مداخلت ارض کی تحدید مین پس متعدد ہو جائیگا محدد بلکہ
من حیثیت اس بات کی کہ وہ ارض مرکز ہو گا محیط فلک الافلاک کا اور نیز اوسکا محدد بھی
واقع ہو گا اسکی یہ دلیل ہے کہ جو شی محیط ہوتی ہی وہ متعین کر لیتی ہی اپنے مرکز کو
اور مرکز نہین متعین کرتا ہی اپنے محیط کو کیونکہ جائز ہی یہ کہ محیط اوسکے دائرہ غیر متناہیہ
ہون پس باعتبار اسکے محدد للجہات فلک ہو گا نہ ارض اب یہ اعتراض واقع ہوتا ہی
کہ محدد ایک ہو اور محیط ہو ذی الجہات کا مگر اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ محیط بالکل
ہو کیونکہ نہین جائز ہی یہ امر کہ ہو محدد جہت نار کا فلک قمر اسلیئے کہ محدد ہر مکان کا محیط
ہوتا ہی اگرچہ وہ محاط للغیر ہو۔
جواب۔ محیط جبکہ محاط للغیر ہو تو اشارہ منتہی نہو گا کیونکہ جائز ہی یہ امر کہ امتداد اشارہ کا غیر کی جانب ہو
اسصورت مین نہو گا محیط محدد للجہت اسلیے کہ محدد للجہت طرف امتدادات اور منتہی الاشارات
کو سکہتے ہین اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ محدد فوق الکل ہے اور بجز فلک اعظم کے کوئی
فلک فوق الکل نہین ہی اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ فلک اعظم محدد الجہات ہی۔
جواب ثانیہ۔ یہہ مسئلہ یعنے امتناع خرق والتیام عدم قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہی

ہم یہ تسلیم کرتے ہین کہ فلک حرکت اینیہ کو قبول نہین کرتا مگر اوس سے فلک کی اجزا کے لیے امتناع لازم نہین آتی ہو عدم قبول فلاک حرکت اینیہ کو مستلزم ہو اسکو نہین کہ اجزا بھی اس حرکت کو تسبول نکرین اور حرکت قسریہ پر کوئی دلیل قائم نہین ہوئی ہو۔ **جواب ثالث** یہ ہو کہ فلاسفہ کے نزدیک ہیولی بالذات قسمت کو قبول کرتا ہو پس ہیولی فلاک بھی قابل قسمت ہوگا اور اوسکی صورت نوعیہ کا مانع ہونا اسپر کوئی دلیل معتبر قائم نہین ہے **جواب رابع** اربعین مین امام فخر الدین رازی لکھتے ہین کہ خرق والتیام اجرام افلاک پر جائز ہو فلاسفہ اسکے منکر ہین خرق والتیام کے جواز پر حجت اول یہ ہو کہ اجسام متساوی ہین حیمتہ اور تمام ماہیتہ مین جو چیز جسمون سے کسی جسم مین پائی جاتی ہو صحیح ہو پایا جانا اوسکا تمام جسمون مین تقریر اوسکی دو مقدمون مین بیان کی گئی ہو مقدمہ اولی بیان کیا گیا مسلہ اثبات صانع مین حجت ثانی یہ ہو کہ ہر ایک فلک بسیط ہوگا یا مرکب بسائط سے اور ہر بسیط کے دونون جانب متساوی ہونگے تمام ماہیتہ مین یا نہونگی اسیطرح ہو جائیگا بسیط مرکب اور یہہ خلاف ہو جبکہ ہون دونون جانب متساوی تمام ماہیتہ مین واسطے دوسرے جانب کے اور جو چیز دو جانبون مین سے ایک جانب مین پائی جاتی ہو وہ دوسرے جانب مین خواہ مخواہ پائی جاتی ہو مثل فلک قمر کہ صحیح ہوتا ہو چھوڑی اپنی مقعر سے نار کو اور محدد کرہ عطارد کو اور اوسکے عکس کا امکان واجب ہو جبکہ یہ ممکن قرار پایا تو ہو جائیگا خرق والتیام جائز افلاک مین فلاسفہ اسکی امتناع پر یہ حجت لاتے ہین کہ خرق والتیام نہین حاصل ہوتا ہو مگر حرکت مستقیمہ سے اور حرکت مستقیمہ اجرام فلک پر ممتنع ہو

جواب یہ کلام صحیح ہی مگر بنایا گیا ہی فلک اقصی مین جو محدود الجہات ہی اور تمام
افلاک مین یہ دلیل جاری نہین ہوتی ہی مولانا افضل العالم فرماتے ہین کہ مین
اس مقام پر عجب کرتا ہون فلاسفہ سے کہ وہ جاری کرتے ہین خرق والتیام
کے امتناع پر اس دلیل کو کہ جس سے کسی قسم کا نتیجہ نہین نکلتا ہی اور یہی
مطلوب ہی مگر فلک اقصی مین یہ برہان پایا جاتا ہی نہ تمام افلاک مین اونھون نے
کیونکر اکتفا کیا دعوے عام کے اثبات مین دلیل خاص کو جاننا چاہیے کہ اکثر
علمائے شریعت وتفاسیر قایل ہین اس امر کے کہ وقت قیام قیامت پھٹ جائینگے
افلاک اور گر جائینگے ستارے مگر عرش نہ خراب ہوگا فلاسفہ عرش کو فلک اقصی
کہتے ہین اسصورت مین طعن نہ واقع ہوگا اوس چیز پر جو قرآن شریف مین واقع ہوئی ہی
جواب خامس - کنز الفوائد شرح عقائد اور شرح مقاصد مین ہی کہ فلک
جسم ہی اور اجسام متماثلہ متحدہ ہین حقیقت مین اور مختلف ہین عراض متمیزہ مین اس
تقریر پر جس چیز کا اجسام فلکیہ اور عنصریہ مین پایا جانا جائز اور ممکن ہی اسیطرح اوسکا
دوسرے اجسام مین پایا جانا جائز اور ممکن ہی اجسام سفلیہ یعنے زمین مین خرق
والتیام جائز اور ممکن ہی اسیطرح اجسام فلکیہ مین بھی خرق جائز اور ممکن ہوا
اس جواب کا جاننا موقوف ہی اجسام متماثلہ کے جاننے پر اور جب اجسام متماثلہ کا
اثبات ہمین معلوم ہوجائیگا تو یہ جواب اوس سے بآسانی نکل آئیگا - لہذا ذیل مین
اجسام متماثلہ کو ثابت کرتا ہون تا اوس سے ہر برنا و پیر فائدہ اوٹھائے - اربعین
مین امام فخرالدین رازی تحریر کرتے ہین کہ اجسام متماثلہ ہین ذوات اور حقائق مین
واجب ہی یہ کہ صحیح ہو ہر ایک انھین اجسام مین سے وہ چیز کہ صحیح ہوتی ہی دوسرے پر

یہ قول ہمارا جو حکم ایک جسم مین پایا جاتا ہی وہ دوسرے جسم مین بھی پایا جاتا ہی اسکی
یہ دلیل ہی کہ قابلیت جسم کے اس عرض کو اگر ہو لوازم اوس ماہیت سے اور جب
حاصل ہو یہ ماہیت تو لازم ہو حاصل ہونا اوس قابلیت کا بھی اس صورت مین
صحیح ہو گئے ہر ایک اون اجسام سے وہ چیز جو صحیح ہوتی ہی دوسرے جسم مین
اگر یہ کہین کہ وہ قابلیت ماہیت کے لوازم سے نہین ہی تو ہو گی اوس ماہیت
کے عوارض سے پس عود کریگا کلام اوس قابلیت کے قابلیت مین جسکو عوارض
سے کہتے ہین پس اس صورت مین اس قابلیت کے قابلیت عوارض سے
قرار پاوی گی اور لازم آئیگا تسلسل یا انتہا طرف قابلیت لازمہ کے اور اوس سے
ہمارا مطلوب حاصل ہو جائیگا اس تقریر پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہی کہ اگر کہنے والا
کہے کہ افراد نوع واحد کے اگرچہ ہین متساوی اس نوع کی ماہیت مین لیکن وہ
افراد غیر متساوی ہین اس حیثت سے کہ ہر ایک اون افراد اس تشخص اور تعین مین
پایا جاتا ہی اسکی یہ دلیل ہے کہ تعین اس فرد کا اگر حاصل ہو واسطے اوس شخص کے
تو یہ فرد گویا کہ وہی شخص ہو جائیگا پس نہو گا اوسکا مغائر اس تقریر سے ثابت ہوی
یہ بات کہ جو امر حاصل ہی ایک افراد کو وہ دوسرے افراد کو حاصل نہین ہے
تو کہین گے ہم کہ کیون نہین جائز ہی کہ ہو یہ تعین شرط واسطے اوس قابلیت کے
اور جب یہ امر ثابت ہو گیا تو نہین لازم آتا ہی یہہ امر کہ جو حکم نوع واحد کے ایک
افراد مین پایا جاوے وہ اوس نوع کے دوسرے افراد مین بھی پایا جاوے
جواب معترض سے ہم پوچھتے ہین کہ تعین افراد کا نفس الامر مین ہی یا فرضی۔
اگر فرضی ہی تو سوال ساقط ہی اور اگر واقع مین افراد ہین تو یہ جواب ہی کہ تعین نہین ہے

لوازم اوس ماہیت سے وگرنہ لازم آئیگی یہ بات کہ ہو وہ نوع اوس شخص مین
حالانکہ ایسا نہین ہی کیونکہ یہ کلام مفروض اوس نوع کے لیے ہی جسکی افراد کثیرہ ہون بالفعل
پس اسوقت مین وہ تعین جو کیا گیا ہی ہو جائیگا وہی شخص اور یہ غیر لازم ہی واسطے اوس ماہیت
کے پس ہو جائیگا جائز الزوال اور جو چیز ہو گئی عارض اس شخصکو وہ بھی جائز الزوال ہوئی
جب یہ امر ثابت ہو گیا تو مقتضی ہو گا اس امر کو کہ ہو اتصاف ہر ایک جسم کا ساتھ اوس چیز کے
جسکے ساتھ امر ممکن اور جائز متصف ہی اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو چیز پائی
جاتی ہی عناصر ممثلہ مین وہ افلاک مین بھی پائی جائے گی اس تقریر سے یہ نتیجہ نکلا
کہ ممکن ہے زمین پانی ہو جائے اور زمین آسمان - اور فلک محیط اور ارض مرکز جب
یہ انقلابات جائز ہوئی تو فلک مین خرق والتیام بھی جائز اور ممکن ہوا اور یہی ہمارا مطلوب ہی -
جواب سادس ملا علی شریف اور ملا گستلی نے حاشیہ شرح عقاید نسفی مین لکھا
ہی کہ وہ اصول ہندسیہ جسپر بنا کی گئی ہی امتناع خرق والتیام کی وہ مبنی ہی جزء لایتجزی کے ابطال پر
جسوقت ترکیب جزء لایتجزی کا ثابت ہو جائیگا تو ہلوا اوس اصول سے جسپر بنا کیا گیا ہے
امتناع خرق والتیام کا نجات حاصل ہو جائیگی خرق والتیام کا ثبوت موقوف ہی جزء لایتجزی کے
اثبات پر لہذا ذیل مین جزء لایتجزی کو ثابت کرتا ہون تا اوس سے میرا پورا مطلب حاصل
ہو جائے - شرح عقاید نسفی مین لکھا ہی کہ فلاسفہ کے نزدیک جوہر فرد کا وجود نہین ہی
یعنی وہ چیز جو نہین متجزی ہوتی ہی جسم ہیولی اور صورت سے مرکب ہوتا ہی اقوی ادلہ اثبات
جزء لایتجزی کے یہ ہین کہ اگر وضع کرین کرہ حقیقیہ کو اوپر سطح حقیقی کے نہ چھوئیگا وہ مگر بمقدار
ایک جزء کے جو غیر منقسم ہی اسواسطے کہ اگر مماس ہو کرہ حقیقی سطح حقیقی کو بمقدار دو جزء کے تو واقع ہوگا کرہ
حقیقی مین خط بالفعل پس نہ ہوگا مماس کرہ حقیقیہ ہمارے مشائخ کے نزدیک ادلہ مین سے دو وجہین اشہر مین

وجہ اول یہ ہی کہ اگر منقسم نہو طرف نہایت کے تو نہو گا خردلہ یعنی دانہ رائی کا اصغر جبل کے
کیونکہ اون دونون کے اجزا غیر متناہی ہین اور عظم وصغر باعتبار کثرت اور قلت اجزا
کے ہوتا ہی اور یہ نہین متصور ہوتا ہی متناہی مین۔

وجہ ثانی یہ کہ جسم کے اجزا کا اجتماع نہین ہی لذاتہ ورنہ قبول کریگا جسم افتراق کو
اور اللہ قادر ہی اس امر پر کہ خلق کرے اوس جسم مین افتراق طرف اوس چیز کے جو نہین
متجزی ہوتی ہی کیونکہ وہ چیز جسمین ہمکو تنازع ہی اگر ممکن ہوا افتراق اوس چیز کا تو لازم
ہوگی قدرت اللہ کی اوس افتراق پر واسطے دفع کرنے عجز کے اور اگر نہ ممکن ہو
افتراق اجزا کا تو جزو لایتجزی کا وجود ثابت ہو جائے گا اور یہی ہمارا مطلوب ہی۔

جواب سابع یہ ہی فلاسفہ اسبات کے قائل ہین کہ آسمان منطقہ کی جاے
بہت تیز رفتار ہی اور قطبین کی جائے بالکل ساکن ہی اسکے بھی قائل ہین کہ
آسمانون مین تداویر ہین کوئی حادی کوئی محوی ہی اور کہین سے نہایت پتلا ہی کہ
اوسکو سطح جوہری کہین تو بجا ہی اور ایک جسم آسمان مین سے نہایت روشن ہو گیا ہی
اوسکو بسبب زیادہ نورانیت کے آفتاب اور اوس سے کم کو ماہتاب اور
اوس سے کم کو ستارہ کہتے ہین علی ہذالقیاس بہت سے اور اختلافات
آسمانون مین اونکے نزدیک بھی مسلم ہین پس اگر کوئی قادر مختار مرجح نہ تھا اور سب
افلاک کا مقتضا طبعی ایک تھا تو یہ اختلافات بعیدہ کیون ہوئی ہر جگہ ایک کیون
نہوا جو جواب تم اسکا دوگے وہی ہم خرق والتیام ہونیکا وین گے۔

جواب ثامن اسفار مین صدرالدین شیرازی لکھتے ہین کہ فلاسفہ قائل ہین کہ
بجز فلک محدد کے کل افلاک حادث ہین کیونکہ ہر فلک اپنے غیر کو محیط ہی اور جو چیز

محیط غیر ہوتی ہی اوسپر زمانی ہونا صادق آتا ہی اور جو شی زمانی ہی اوسکو حدوث لازم ہے اور جسکو حدوث لازم ہی اوسکے واسطے کون وفساد ضروری ہی اس تقریر سے بلا شبہ ثابت ہوا یہ امر کہ کل اجرام فلکیہ اور عنصریہ اون اشیا کی اقسام مین سے ہین جنپر زمانی ہونا صادق آتا ہی کیونکہ اجرام فلکیہ اور عنصریہ انواع مادیات ہین۔ جو شی مادی ہی وہ لا محالہ متغیر الوجود قابل کون وفساد ہی معلوم ہوا کہ ہر فلک کیواسطے تغیر لازم ہے اور منجملہ تغیر کے خرق والتیام بھی ہے پس افلاک مین خرق والتیام کا ہونا جائز ہوا اور یہی ہمارا مقصود ہی۔

جواب تاسع۔ شرح عقائد نسفی مین لکھا ہی کہ عالم اعیان اور اعراض ہین اور اعیان اجسام اور جواہر ہین پس ہم کہتے ہین کہ یہ کل حادث ہین لیکن اعراض بعض اون کے حادث ہین بالمشاہدہ مثل سکون بعد حرکت کے اور ظلمت کے بعد روشنی اور بیاض کے بعد سواد اور بعض اعراض حادث ہین بالدلیل اور وہی دلیل جاری ہوتی ہی عدم مین مثل اوس چیز کے جو اوس کی ضدین واقع ہوئی ہی پس قدم منافی ہی عدم کی کیونکہ قدیم اگر ہو واجب لذاتہ پس ظاہر ہی وگرنہ لازم آئیگا اسناد کرنا قدیم کا طرف واجب لذاتہ کے بطریق ایجاب سے کیونکہ جو چیز صادر ہوتی ہی کسی شی سے قصداً اختیاراً تو وہ چیز خواہ مخواہ حادث ہوتی ہی اور مستند طرف موجب قدیم کے قدیم ہے واسطے امتناع تخلف معلول کے علت سے لیکن اعیان نہین خالی ہین حوادث سے اور کل اوس چیز کا جو نہین خالی ہی حوادث سے وہ حادث ہی لیکن مقدمہ اولی یعنے اعیان نہین خالی ہین حرکت اور سکون سے اور وہی دونون حادث ہین لیکن اعیان کا نہ خالی ہونا حرکت اور سکون سے

اسلیے ہر کہ جسم یا جواہر نہین خالی ہوتے ہین کونسی حیز مین پس اگر ہو وہی جسم یا جوہر
مسبوق ساتھ ہونے دوسرے کے اوس حیز مین بعینہ تو وہ ساکن ہر اور اگر نہو مسبوق
ساتھ ہونے دوسرے کے اس حیز مین بلکہ دوسرے حیز مین پس وہ متحرک ہر اور
یہی معنے ہین اون لوگون کے نزدیک جو اوسکے قائل ہین کہ حرکت دو کون ہین جو پائے
جاتے ہین دو آن ایک مکان مین پس اگر کہا جاوے جائز ہر کہ جسم یا جوہر نہو مسبوق
دوسرے کون مین اصلا مثل آن حادث کے پس نہوگا جسم یا جوہر متحرک جیسا کہ نہین
ہوتا ہر ساکن ہم اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ یہ منع ہمکو مضر نہین ہر کلام اجسام مین ہر وہ
اجسام جنہین متعدد ہوتے ہین اکوان اور متجدد ہوتے ہین اون پر اونکے اعصار اور
ازمان اور حرکت و سکون دونون حادث ہین کیونکہ وہ دونون اعراض ہین اور یہی
اعراض غیر باقیہ ہر - دوسرا جواب - یہ ہر کہ ماہیت حرکت کی یہ ہر کہ انتقال ایک
حال سے دوسرے حال کے ایسا حال جو مقتضی ہر مسبوقیہ بالغیر کو اور ازلیہ منافی ہر مسبوقیہ کے کیونکہ کل
حرکت مقتضی ہر مسبوقیہ بالغیر اور عدم استقرار کو اور کل سکون کا زوال جائز ہر کیونکہ
کل جسم قابل ہر حرکت کو ضرورتہ یہ بیان ہو چکا ہر کہ جس چیز کا عدم جائز ہر ممتنع ہر قدم اوسکا لیکن
مقدمہ ثانیہ یہ ہر کہ جو چیز حادث ہر اگر وہ ازل مین پائی جاوے تو لازم آئیگا ثبوت
حادث کا ازل مین اور یہ محال ہر اسمقام پر ابحاث واقع ہوے ہین اول یہ کہ اعیان
منحصر ہین جواہر اور اجسام پر یہ بلا دلیل ہے اور ممتنع ہے وجود ممکن کا کہ پایا جاوے
بذاتہ اور نہووے متحیز اصلا یعنے نہ بالذات اور نہ بالعرض مثل عقول و نفوس مجردہ
کے جسکے فلاسفہ قائل ہین جواب مدعا یہ ہر کہ حادث وہ چیز ہے کہ وجود اوسکا ثابت
ہو ممکنات سے اور وہی اعیان متحیز اور اعراض ہین کیونکہ اور وجود مجردات

غیر تامہ ہی جیسا کہ بیان ہوا ہی مطولات مین ثانی وہ چیز جو ذکر کئے گئے نہین دلالت کرتی ہی کل اعراض کے حادث ہونے پر کیونکہ بعض اعراض کا حادث نہین دریافت ہوتا ہی مشاہدہ سے اور حدوث اونکے ضد کا مثل اون اعراض کے جو قائم ہین سموات مین مانند روشنی اور اشکال اور امتدادکے۔

جواب یہ نہین مخل ہی غرض کو کیونکہ حدوث اعیان مستدعی ہی حدوث اعراض کو ضرورةً کیونکہ اعراض اعیان مین قائم ہوتے ہین ثالث یہ کہ ازل نہین عبارت ہی حالت مخصوصہ سے یہان تک کہ لازم آسے ازل مین وجود جسم سے وجود حوادث کا بلکہ وہ عبارت ہی عدم اولیت یا استمرار وجود کا اوس زمانون غیر مقدرہ مین جو غیر متناہی ہین جانب ماضی مین اور معنے حرکت حادثہ ازلیہ کے یہ ہین کہ وہ حرکت جسکے قبل دوسرے حرکت ہو اور اوس حرکت کے قبل دوسری حرکت ہو الی غیر النہایہ یہ اور یہی مذہب فلاسفہ کا ہی کہ وہ اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ نہین ہی کوئی شئی جزئیات حرکت سے قدیم اور کلام حرکت مطلق مین ہی جواب یہ ہی کہ مطلق نہین پایا جاتا ہی مگر ضمن جزئی اور کل جزئیات کے حادث ہونے سے قدیم مطلق متصور نہین ہوتا ہی رابع اگر ہو کل جسم حیز مین تو لازم آسے گی عدم تناہی اجسام کے کیونکہ حیز وہی سطح باطن ہے حاوی سے جو چھوے تھے سطح ظاہر محوی سے جواب یہ ہی کہ نزدیک متکلمین کے حیز وہ فراغ متوہم ہے جو جسم کو مشغول ہی جاری ہوتی ہین اوسمین ابعاد اوسکے اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ عالم حادث ہی شرح تجرید قوشنجی مین لکھا ہی کہ جو چیز حادث ہی اوسے عدم ضروری ہی اور عدم کے لیئے خرق ضروری ہی اس تقریر سے یہ امر ثابت و متحقق ہوتا ہی کہ فلک مین خرق کا پایا جانا محال

نہین ہی اور یہی ہمارا مطلوب ہی اسصورت مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین فلک پر پہنچانا جو عدم خرق پر معلق تھا وہ بھی مخدوش ہوا تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فلک پر تشریف لیجانا جائز و ممکن ہی جواب شبہ عاشر گوہر مراد مین ملا عبدالرزاق لکھتے ہین کہ ممتنع کی دو قسمین ہین اول ممتنع عقلی وہ ایک امر ہی کہ دلیل عقلی اوسکے عدم جواز کی وقوع پر قائم ہو مانند وجود حادث بلا سبب مطلق دوم ممتنع عادی وہ ایک امر ہے کہ دلیل عقلا اوسکی عدم جواز کے وقوع پر قائم نہو مگر عدم سبب عادی مانند شجرہ کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا آنا کیونکہ اسباب عادیہ مطابق حرکات ارادیے شجرہ مین معلوم الانتفا ہی پس حرکت ارادیے کا وقوع شجرہ سے حسب عادت کے ممتنع ہی لیکن انتفاء اسباب عادیہ کا سبب مطلق کے انتفار کو مستلزم نہین ہی پس وقوع حرکت ارادے کا شجرہ سے ممتنع نہین ہی واجب ہی ہونا معجزہ کا قسم دویم سے دگرنہ معجزہ نہوتا اور جائز نہین ہی معجزہ کا ہونا قسم اول سے والا عقل پر واجب ہوتی اوسکی تکذیب مثلاً اگر ایک شخص نبوت کا دعوے کرے اور کہے کہ میرا معجزہ ہے کہ لوگون کے جماعت مین نقیضین کر دیتا ہون یہ قول قائل تکذیب پر محمول کیا جائیگا جب یہ مقدمہ معلوم ہو گیا تو اب جاننا چاہیئے کہ فلاسفہ کے نزدیک سوا افلاک محدود کے غیر پر نسبت خرق والتیام کوی دلیل نہین ہی کیونکہ دلیل امتناع کی یہ ہی کہ خرق مستلزم ہی حرکت مستقیمہ کو یعنے حرکت ایک جہت سے طرف دوسرے جہت کے اور حرکت ایک جہت سے طرف دوسرے جہت کے موقوف ہی اسپر کہ جہات قبل اس حرکت کے متعین ہون پس جو چیز محدد جہات ہے

یعنے اوسکے ساتھ متعین ہین وہ حرکت مستقیمہ کو قبول نہین کرتی ہی ظاہر ہی کہ یہ دلیل
مخصوص ہی محدد جہات مین اور دوسرے کسی فلک مین جاری نہین ہی افلاک دیگر کا
خرق نزدیک فلاسفہ کے ممتنع عقلی نہین ہی لیکن یہ قائل ہین کہ فلکیات کا مادہ
نہین ہے جو انفعالات متجددہ کو قبول کرسکے مانند عناصر کے اور خرق جسم
بحسب عادت موقوف ہی خاص انفعال تجددے کے قبول کرنے پر جو خرق
سے حاصل ہوتا ہی پس خرق افلاک دیگر کا فلاسفہ کے نزدیک ممتنع عادی ہی
نہ ممتنع عقلی اور قضیہ معراج محدد جہات کے خرق کی وقوع پر موقوف نہین ہی اور احادیث
مرویہ بھی اوسکے وقوع پر مبنی نہین ہین اس شکل مین استبعاد وقوع معراج کا بالکلیہ رفع ہوگیا
جواب حادی عشر قدرت باری تعالی کو ثابت کرتا ہون اوس سے
خرق والتیام کا ہونا ثابت ہو جائیگا شرح مواقف مین لکھا ہی کہ قدرت کا ثبوت
دو طریقون سے ہوتا ہی اول یہ کہ حق تعالی قادر ہی کیونکہ اوس سے ایجاد عالم کا
اور اوسکا ترک صحیح ہے پس نہین ہی کوئی شئی ایجاد عالم اور ترک عالم سے لازم
لذاتہ یعنے محال ہو انفکاک اوس شئے کا اوس ذات سے اور یہی مذہب
ملیون کا ہی اور فلاسفہ قائل ہین کہ اللہ تعالی عالم کا موجد ہی ایسے انتظام پر کہ
جو لازم ہی لذاتہ یعنے ممتنع ہی خلو اوس ذات کا اوس لازم سے اس تقریر سے فلاسفہ کا
منکر ہونا قدرت باری تعالی سے بالمعنی الاول معلوم ہوتا ہی کیونکہ اونکے اعتقاد مین
یہ امر ہے کہ اگر معنی اول تسلیم کیئے جاوین تو نقصان ذات باری تعالی مین لازم
آتا ہی اور اونھون نے لزوم کو ثابت کیا ہی اور قدرت کے دوسرے معنی
یہ ہین کہ باری تعالی قادر ہی اگر چاہے کرے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے

یہ معنی متفق علیہ ہین فریقین مین ۔ مگر حکما یہ کہتے ہین کہ مشیت اوس فعل کی جو فیض وجود ہی یہ لازم لذاتہ ہی مثل لزوم علم اور تمام صفات کمالیہ کی کہ محال ہی انفکاک ہونا ہر ایک کا ذات باری تعالیٰ سے پس مقدم شرطیہ اولیٰ کا واجب الصدق ہی اور مقدم شرطیہ ثانیہ کا ممتنع الوجود ہی اور دونون شرطیہ صادق آتی ہین ذات باری تعالیٰ مین دلیل یہ ہی کہ اگر ہم کہین کہ اللہ تعالیٰ قادر نہین بلکہ موجب بالذات ہی تو چار امورون مین سے ایک کا لزوم ہوتا ہی اور یہ باطل ہی اول یہ کہ نفی حادث کے کلیتہ دویم عدم استناد اوسی حادث کا طرف موثر کے سویم تسلسل لازم آتا ہی چہارم تخلف اثر کا موثر موجب تام سے اور ان کل کے بطلان کی دلیل سے بطلان لزوم کے لیکن یہان ملازمت یعنی ہونا باری تعالیٰ کا موجب واسطے عالم کے اسکے دلائل ذیل مین رقم ہوتے ہین اول یہ کہ وجود حادث کا ہوگا یا نہوگا اگر کہین ہم کہ نہین ہی وجود تو لازم آتا ہی امر اول یعنے نفی حادث کے کلیتہ اور اگر ہم وجود حادث کے قائل ہون تو اسکی دو صورتین ہین اول یہ وہ حادث موجود مستند ہوگا طرف موثر موجد کے یا نہ مستند ہوگا ۔ اگر مستند نہو تو لازم آتا ہی امر ثانی یعنے نہ مستند ہونا اوس حادث کا طرف موثر کے ۔ اور اگر مستند ہو تو دو حال سے خالی نہین یا وہی حادث نہ منتہی ہوگا طرف موجد قدیم کے یا منتہی ہوگا موجد قدیم کے جانب پس اگر حادث منتہی نہو تو امر ثالث لازم آتا ہی یعنے تسلسل کیونکہ جس صورت مین استناد حادث کا طرف ایسی موثر کے ہو جو قدیم نہو تو ضرور ہوگا کہ موثرات ہون حادثہ غیر متناہیہ اور یہی تسلسل ہی اور تسلسل محال ہی اتفاقاً اور اگر حادث منتہی ہو طرف موجد قدیم کے تو لازم آتا ہی

امر رابع یعنے تخلف حادث کا موثر موجب تام سے ضرورۃً لیکن بطلان ان
چارون امرون مذکورالصدر کا ظاہر ہی اول کا بطلان بالبداہتہ اور امر ثانی کے
بطلان کی وجہ یہ ہی کہ اوپر بیان ہو چکا ہی کہ جو ممکن حادث ہوگا محتاج ہوگا موثر کا
اور بطلان ثالث کی دلیل یہ ہی جبکہ حادث مستند ہو طرف موثر حادث کے
توضرور ہی کہ وہ موثر حادث مستند ہوگا طرف موثر حادث دوسرے کے اور
وہ مستند ہوگا طرف موثر حادث ثالث کے الیٰ غیر النہایتہ - اور یہ محال ہی
اور بطلان امر رابع کا یہ ہی کہ موجب قدیم تام وہ ہی جسکا اثر لازم ہی اور تخلف لازم کا
ملزوم سے محال ہی کیونکہ لازم آتی ہی ترجیح بلا مرجح فاعل موجب سے کیونکہ وجود
اس حادث کا اوسی فاعل سے اوسوقت مین نہین اولیت رکھتا ہی اوس وجود سے
جو اس وقت کے پیشتر ہوا ہی دوسری دلیل قدرت باری تعالیٰ کی یہ ہی کہ اگر ہم فرض
کرین کہ باری تعالیٰ موجب بالذات ہی تو لازم آئیگا قدیم ہونا حادث کا اور یہ باطل
ہی کیونکہ اسمین بھی تسلسل لازم آتا ہی اسلیئے کہ اثر موجب قدیم کا ہوگا قدیم اگر حادث
ہوگا تو موقوف ہوگا شرط حادث پر اور یہ شرط حادث موقوف ہوگی دوسری شرط
حادث پر علی ہذا القیاس الیٰ مالانہایتہ اور یہ تسلسل ہی جو باطل ہی اور ہمارا یہ قول
کہ اگر باری تعالیٰ کو موجب بالذات فرض کرین تو لازم آتا ہی قدیم ہونا حادث کا اسکا
ثبوت دو طریقون سے کیا جاتا ہی اول یہ کہ بیان کیا جاتا ہی حدوث ما سوا ذات
الٰہی اور صفات الٰہی کا کیونکہ اگر یہ کیا جائے تو لازم آتا ہی یہ کہ صادر ہون یہ صفات
غیر باری تعالیٰ سے در صورت ہونے اوس غیر باری تعالیٰ کے موجب قدیم
مختار غیر جسم اور نہ جسم ہو جس سے صادر ہون یہ حوادث موافق ارادون مختلفہ کے

پس لازم نہ ہوگا باری تعالے کو موجب قرار دینے سے قدیم ہونا حادث کا اور نیز
یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نہین جائز ہے قیام حوادث متعاقبہ غیر متناہیہ کا بالذات کیونکہ اگر
یہ جائز رکھا جاوے تو ممکن ہوگا صادر ہونا اوس حادث کا اوس باریتعالی سے
یا باری تعالے کا موجب حادث ہونا مشروط ہو بہ صفت حادثہ قائمہ بذاتہ ایسی صفت
کہ وہ بھی مشروط ہو دوسری صفت کے ساتھ اور اسیطرح الی غیر النہایہ جبکہ ثابت
ہوا حدوث ماسوے اللہ و صفات باری تعالی کا اور نیز ثابت ہوا محال ہونا قیام
صفات متعاقبہ کا بالذات تو ثابت ہوئی یہ بات کہ اثر موجب قدیم کا نہوگا حادث
بالتسلسل حوادث کے کیونکہ جو چیز صادر ہوتی ہے باری تعالے سے عام اس سے
کہ وہ مشروط بالعدم ہو یا نہو قدیم ہوگی یقیناً کیلیے کہ تخلف موجب تام سے ممتنع ہے
جیساکہ اوپر بیان کیا گیا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے حادث یومی مین
کہ وہی حادث نہین مستند ہوتا ہے طرف حادث مسبوق دوسرے کے الی غیر النہایہ
بلکہ استناد اوسکا مخصوص ہوتا ہے جائز ہے یہ کہ ہو مبدا اول موجب فیض پہونچانیوالا
واسطے وجود حوادث یومی کے اوپر مادہ قدیمہ کے بواسطہ استعدادات متعاقبہ
مستندہ طرف اوس حرکت سرمدیہ کے جیساکہ مذہب فلاسفہ کا ہے کہ وہ جائز رکھتے ہین
تسلسل کو امور مرتبہ غیر مجتمعہ مین اور گمان کرتے ہین کہ حرکت دائمہ واسطہ ہے درمیان
عالم قدم اور حدوث کے پس وہی حرکت ذات دو جہتونکا ہے ایک استمراری
دوسرے تجددی جبکہ حرکت استمراری پائی جاوے تو جائز ہے استناد اوس حرکت کا
طرف قدیم کے اور جس صورت مین حرکت تجددی ہو تو ہوگی وہ حرکت واسطہ صدور
حوادث مین مبدا قدیم سے جبکہ نہ جائز ہوا یہ استناد پس اگر ہو باری تعالی موجب

توپھر آئینہ ہوگا حادث یومی مستند الیہ بواسطہ یا بغیر واسطہ قدیم اور یہ باطل ہی اس صورت
مین ضرور ہوا ہونا اوس عالم کا لازم لذاتہ یعنے اسطرح اگر چاہے کرے اور اگر
نہ چاہے نہ کرے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی ہر شئی کے کرنے نکرنے پر
یعنے جو چاہے کرے اور جو نہ چاہے نکرے اس تقریر سے یہ نتیجہ نکلا کہ حق تعالیٰ
خرق والتیام کے کرنے پر بھی قادر ہی جب قدرت جناب باری کے ثابت ہوگئی
توہم فلاسفہ کا یہ جواب دیتے ہین شب معراج حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار
کیا بجز فلک اعظم کے دوسری افلاک مین خرق والتیام کر دیا۔

دوسرا اعتراض فلاسفہ کہتے ہین کہ اگر خرق والتیام مستدیرہ کے ساتھ لین
تو یہ قباحت لازم آتی ہی کہ بعضے اجزائے فلک متحرک ہون گے دوسری حج بیٹھ
اور یہ باطل ہی یا بعض ساکن رہینگے اور یہ ممکن نہین۔

جواب اول سابق کے بطلان پر کوئی دلیل قوی نہین ہی فلاسفہ کے نزدیک حرکت فلک کے
ارادے ہی پس کیون نہین جائز ہی کہ ارادہ نفس فلکیہ کا کسی وجہ سے یدن ہی متعلق ہوا ہو

فصل ساتوین۔ اسمین احادیث صحیحہ جو امہری اور معراج کے باب مین واقع ہوئی
ہین بیان کی گئین ہین۔ بخاری شریف مین ہی کہ بیان کیا ہی ہم سے ابن خالد نے
اور اوس سے ہمام ابن یحیی نے اور اون سے قتادہ ابن دعامہ نے اور انہون
نے انس ابن مالک سے انس نے ابن صعصعہ سے اور صعصعہ کہتے ہین کہ
بیان کیا مجھ سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حال معراج کا کہ مین حطیم مین تھا
اور بعض روایت مین ہی کہ مین حجرہ مین چت لیٹا ہوا تھا کہ جبرئیل آئے اور میرا
دل نکالا اور اوس سے اوس طشت طلائی مین جسمین ایمان بھرا ہوا تھا رکھا اور

جبرئیل نے میرے دل کو آب زمزم سے دھویا کیونکہ وہ افضل ہی میاہ سے اور
اوس سے تقویت ہوتی ہی قلب کو اور نکالے میرے دل سے برائی اور بھرے
اوسمین حکمت من بعد اوسی اپنے مقام پر رکھدیا قسطلانی شرح بخاری مین ہی
کہ لفظ طشت سے یہ غرض تھی کہ ظرف مین یہ آلہ عقل کا مشہور ہی اور سونے سے
مراد ظرف مین صفا اور بہتر ہی غسل سے حکمت یہ تھی کہ تقویت ہو جاے اوپر
تجلی اسماے حسنے کے اور ثابت قدم رہنا مقام بزرگ مین قاضی عیاض لیلۃ الاسری
مین شق صدر سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شق صدر جبکہ آپؐ زمانہ رضاعت
مین حلیمہ سعدیہ کے مکانپر رونق افروز تھے واقع ہوا اسپر لوگ معترض ہین کہ شق صدر
دومرتبہ واقع ہوا پہلے جب آپ حلیمہ سعدیہ کے مکان مین تشریف فرما تھے اوس
سے یہ غرض تھی کہ آپکی قلب مبارک سے حصہ شیطان نکالا جاے اور آپ کو
نشو ونما عصمت کے اکمل احوال پر حاصل ہو دوسرے مرتبہ لیلۃ الاسری مین
روایت کی طیالسی اور حارث نے اپنی مسند مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ شق صدر تیسری مرتبہ بھی واقع ہوا وقت وحی لانے جبرئیل کے غار حرا مین اوس سے
مطلب تھا کہ آپ کے قلب کو تحمل ہو وحی کا حضرت انس نے دابہ کی تعریف بیان
کی جارود نے انس سے پوچھا کہ وہ دابہ براق ہی آپ نے فرمایا ہان براق رکھتا تھا
اپنا قدم منتہاے نظر پر روایت کی سعد نے واقدی سے بالاسناد کہ براق کے
دو پر تھے اور یہ قول دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ وہ اڑتا تھا درمیان آسمان و زمین
کے من بعد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین سوار کرایا گیا
پھر اور جبرئیل مجھے آسمان اولی کے دروازہ پر لے گئے جبرئیل نے کہا دروازہ

کھولو پوچھا کون ہے کہا مین ہون جبرئیل آسمان کے خازن نے کہا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا میرے ہمراہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پوچھا کیا بولائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان خازن نے کہا مرحبا
ونعم المجی جاء ۔ خازن نے دروازہ کھولا مین اوسمین داخل ہوا ناگاہ آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل گویا
ہوئے کہ یہ آپکے والد آدم ہین انھین سلام کیجیے مینے سلام کیا حضرت آدم نے جواب سلام دیا
اور فرمایا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ۔ پھر روانہ ہوا مین جبرئیل کے ہمراہ اور پہونچا
آسمان ثانیہ کے دروازہ پر جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا مین ہون جبرئیل
پھر پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا میرے ہمراہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہا کیا بلائے گئے
ہین کہا ہان کہا گیا مرحبا فنعم المجی جاء خازن نے دروازہ کھولا مین اوسمین داخل ہوا
اور حضرت یحیی بن زکریا اور عیسی ابن مریم علیہما السلام کو دیکھا جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ یہ یحیی و
عیسی ہین انھین سلام کیجیے مین نے سلام کیا ان دونون صاحبون نے سلام کا جواب دیا
اور کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح مین بعد لیگئے مجھے جبرئیل تیسرے آسمان کے دروازہ پر
اور جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو ۔ پوچھا کون ہے کہا مین ہون جبرئیل کہا تمہارے ہمراہ کون ہے
جبرئیل گویا ہوے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پوچھا بلائے گئے ہین کہا ہان ۔ خازن دروازہ نے
کہا مرحبا فنعم المجی جاء اور دروازہ کھولدیا مین اوسمین داخل ہوا اور حضرت یوسف کو دیکھا
جبرئیل نے مجھ سے کہا یہ یوسف ہین آپ سلام کیجیے مین نے سلام کیا اونھون نے جواب دیا اور گویا
ہوے مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر میرے ہمراہ روانہ ہوے جبرئیل اور پہونچا مین
چوتھے آسمان کے دروازہ پر جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا مین
ہون جبرئیل استفسار کیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائی گیے ہین
جبرئیل گویا ہوے ہان خازن نے کہا مرحبا فنعم المجی جاء اور دروازہ واکیا چوتھے

آسمان مین داخل ہوا اور حضرت ادریس کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہین انکو سلام
کیجیے مین نے سلام کیا انھون نے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح پھر مین جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور پانچوین آسمان کے
دروازے پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا مین ہون
جبرئیل کہا ہمراہ تمہارے کون ہے جبرئیل گویا ہوے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا
گیا کیا بلاے گئے ہین کہا ہان کہا گیا مرحبا بہ فنعم المجی جاء مین داخل ہوا اور
حضرت ہارون کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہین سلام کیجیے مین نے سلام
کیا انھون نے جواب دیا ازان بعد کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح
من بعد مین جبرئیل کے ہمراہ روانہ ہوا اور ساتوین آسمان کے دروازے پر
پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا مین ہون جبرئیل دریافت
کیا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بولاے گئے ہین
جبرئیل نے کہا ہان خازن نے کہا مرحبا بہ فنعم المجی جاء مین آسمان مین داخل
ہوا اور موسیٰ کو دیکھا جبرئیل نے کہا کہ یہ موسیٰ ہین انکو سلام کیجیے مین نے سلام
کیا انھون نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح جب
مین روانہ ہوا تو حضرت موسیٰ روئے حضرت موسیٰ سے پوچھا گیا کہ آپ کیون
روتے ہین کہا اسلیئے روتا ہون کہ میرے بعد یہ لڑکا نبی کیا گیا ہے اسکی اکثر
امت بہ نسبت میری امت کے جنت مین داخل ہوگی پھر مین جبرئیل کے ہمراہ روانہ ہوا
اور ساتوین آسمان کے دروازے پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا
گیا کون ہے کہا مین ہون جبریل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دریافت کیا کہ کیا بلائے گئے ہین کہا ہان تب کہا گیا مرحبا فنعم المجی جاء
مین آسمان مین داخل ہوا اور ابراہیم خلیل کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ آپکے والد
ابراہیم ہین انکو سلام کیجیے مین نے سلام کیا انھون نے جواب دیا اور کہا
مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح پھر سدرۃ المنتہی پر پہونچا پھل اوسکے مثل
حجر کے پتی ہاتھی کے کان کے مانند جبرئیل نے مجھسے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے
اسکے جڑ سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن دو ظاہر مینے جبرئیل سے پوچھا یہ نہرین کون ہین جبرئیل نے کہا
یہ دو باطن دو نہرین ہین جو جاری ہوئی ہین جنت سے اور یہ دونون ظاہر نیل و فرات ہین
پھر روانہ ہوا اور بیت المعمور مین پہونچا قسطلانی مین لکھا ہے کہ ہر روز بیت المعمور مین
ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین اور بعد نکلنے کے دوبارہ اوسمین داخل نہین
ہوتے ہین بخاری مین لکھا ہے کہ پھر پیش کئے گئے تین پیالہ ایک شراب کا دوسرا
دودھ کا تیسرا شہد کا مین نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور اوسکو پیا جبرئیل نے
کہا یہ فطرت اسلامیہ ہے آپ اور آپکی امت اسپر ثابت قدم ہوئی قسطلانی شرح بخاری
مین حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کی گئی ہے کہ اگر خمر لیتے آپ تو گمراہ ہو جاتی
امت آپکی - اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ اگر آپ پانی نوش کرتے
تو امت آپکی غرق ہو جاتی صحیح مسلم مین ہے یہ پیالے قبل معراج کے بیت المقدس
مین پیش کئے گئے اور احتمال ہے اس بات کا کہ پیالہ دو مرتبہ پیش کئے گئے ہون
ایک مرتبہ بیت المقدس مین نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری بار سدرۃ المنتہی
مین داخل ہونے کے وقت بخاری مین لکھا ہے کہ پھر فرض ہوئین میرے اوپر پچاس
نمازین ہر روز مین قسطلانی مین منقول ہے کہ پھر روانہ ہوا مین اور مقام مستوی مین داخل ہوا

اور سنی قلمون کے کھڑکھڑاہٹ مواہب لدنیہ مین لکھا ہو کہ من بعد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام پر پہونچے جہان آتی تھی آواز قلمون کی جس سے ملائک اقدار الہی کو لکھتے ہین اقدار شاید جمع ہو قدر کی یا یہ کہیے کہ مصدر ہو اگر مکسور العین ہو تو قدر اور تقدیر مرادف المعنی قرار پاتے ہین یعنے اندازہ کرنا اور اندازہ کیا ہوا خدا کا بندہ پر اگرچہ قضا اور تقدیر الٰہی قدیم ہو لیکن قلم کا لکھنا حادث ہو اور کتاب لوح محفوظ جسمین کائنات ثبت ہو زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے پیشتر خلق کیی گیی ہو اور جف القلم بما ہو کائن کا اشارہ اوسکی جانب ہو یہ کتابت کرنا ملائک کے ایسا فروع جو تنسیخ ہو اصل سے یعنے قبول لکھا گیا مثل نصف شعبان کے شب یا دوسری راتون کے اور اوسمین محو اور اثبات یعنے مٹانا اور قائم کرنا جاری ہوتا ہو یمحو اللہ ما یشاء و یثبت عبارت اوس سے ہو صاحب مواہب لدنیہ ابن فہم سے نقل کرتے ہین کہ قلم بارہ ہین اور یہ ایک دوسرے سے اعلیٰ اور افضل ہین سب سے اعلے قدر ہو جس سے تحریر کیا ہو حق تعالے نے خلائق کی تقدیر کو چنانچہ سنن ابی داؤد مین عبادہ بن صامت کہتے ہین کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ارشاد کرتے تھے۔ اول ما خلق اللہ القلم۔ یعنے پہلے سب کے قلم کو حق جل وعلا نے پیدا کرکے فرمایا کہ لکھ قلم نے عرض کی کہ کیا لکھون ارشاد ہوا کہ خلائق کی تقدیر دن کو تا قیام قیامت یہ قلم سب قلمون کا اول اور سب سے بزرگ ہو اکثر اہل تفاسیر نے لکھا ہو کہ یہ وہ قلم ہو جسکی قسم کھائی ہو حق سبحانہ نے اپنے کلام مجید مین دوسرا قلم وحی ہو تیسرا قلم توقیع ہو اسکا یہ کام ہو کہ جو احکام اللہ اور رسول جاری کردہین

ادنکو لکھتا ہی چوتھا قلم طب ابدان ہی ابدان جمع بدن کی ہی جس سے حفظ کیجاتی ہین صحتین بدنون کی پانچوان توقیع ہی بادشاہون سے یعنے جس سے فرمان وغیرہ لکھے جاتے ہین اور اس قلم سے سیاست اور اصلاح کی جاتی ہی مملکتون کے اون کے چھٹا قلم حساب ہی جس سے ضبط کیجاتی ہین وہ اموال جو نکالے جاوین اور خرچ کیے جاوین اور اندازے اون کے ساتوان قلم حکم ہی جس سے ثابت کیجاتے ہین حقوق اور جاری کے جاتے ہین اوس سے قضایا۔ قضایا جمع ہی قضیہ کی۔ اور حقوق جمع ہی حق کی۔ آٹھوان قلم شہادت ہی جس سے محفوظ رکھے جاتے ہین حقوق۔ نوان قلم تعبیر ہی جو وحی کو لکھتا ہی۔ دسوان قلم تواریخ جسکا یہ کام ہی کہ وقائع نگاری کرے گیارھوان قلم نعت ہی اس سے زبان کی اصطلاحین متعلق ہین۔ بارھوان قلم جامع ہی اس قلم کا یہ کام ہی کہ رد کرے مبطلین کے اور محرفین کے شبہات رفع کرے اور اس قلم سے انتظام مطالع عالم کا بھی متعلق ہی اور اسکی فضیلت و جلال یہ ہی کہ اوس سے کلام ربانی لکھا گیا ہی اور حق جل و علا نے اسکی قسم کھائی ہی ایک روایت انس ابن مالک سے وارد ہوئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کین حق جل و علا نے میری امت پر پچاس نمازین من بعد آیا مین حضرت موسی علیہ السلام کے پاس اونھون نے پوچھا کہ کیا چیز فرض ہوی تمہاری امت پر جواب دیا پچاس نمازین شبانہ روز مین فرمایا حضرت موسی نے کہ امت تمہاری پچاس نمازون کی قدرت نہین رکھتی ہی قبل تمہارے مین بھیجا گیا لوگون کے ہدایت کے لیے بنی اسرائیل عاجز ہوگئے خداوند کریم کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کا سوال کرو فرمایا حضرت خواجہ عالم نے کہ پھر

گیا مین اپنے خداوند عالم کے پاس اور پچاس مین سے دس نمازین موضع ہوئین من بعد مین حضرت
اور حضرت موسی سے ملاقات کی اور اس واقعہ کی خبر دی حضرت موسی نے مثل سابق کے
فرمایا کہ تیری امت اسکی استطاعت نہین رکھتی ہے مین پھر گیا اور دس نمازین چالیس مین سے
کم ہوئین اور پھر آیا مین موسی کے پاس اور کیفیت تخفیف کی بیان کی موسی نے مثل سابق
کے فرمایا مین نے پھر مراجعت کی اور دس نمازین تیس مین سے کم ہوئین اور حضرت موسی
کے پاس آیا۔ اونھون نے مثل سابق کے ارشاد کیا مین پھر حق سبحانہ کی خدمت مین واپس گیا۔
اور مجھے دس نمازونکا دن رات مین حکم ہوا مین پھر حضرت موسی کے پاس آیا موسی
نے پوچھا کیا ہوا مینے کہا کہ دس نمازین فرض ہین حضرت موسی نے مثل سابق فرمایا پھر
مین حق تعالی کی خدمت مین گیا پھر پانچ نمازین تخفیف کی گئین پھر مین حضرت موسی کے پاس آیا
اونھون نے پوچھا کہ کیا حکم ہوا مینے کہا کہ پانچ نمازین ہر روز مین فرض کی گئی ہین حضرت
موسی نے ارشاد فرمایا کہ تیری امت پانچ نمازون کی ہر روز استطاعت نہین رکھتی ہے مین قبل
تمہارے معبوث کیا گیا لوگو نپر اور بنی اسرائیل داے فرض سے عاجز آئے پھر جاؤ حق تعالے
کے پاس اور امت کے لیے تخفیف کا سوال کرو آپ نے فرمایا کہ اب مجھے حق جل وعلا کے
پاس سوال کرنیکے لیے جاتے مین شرم آتی ہے جسدم آپ روانہ ہوئے ندا کرنے والے
نے ندا کی کہ جاری کیا ہمنے فرض اپنا اور تخفیف کی ہمنے اپنی عبادت مین دلائل بیہقی
مین صالح ابن کیسان سے روایت ہے اور انھون نے زہری سے زہری نے ابی سلمہ سے اور
ابی سلمہ نے بیان کیا کہ بعد اسری کے لوگ فتنہ مین پڑ گئے اور ابوبکر کے پاس گئے اور
اونسے معراج کا حال بیان کیا ابوبکر نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین لوگون نے کہا کہ کیا تم تصدیق کرتے ہو کہ

ایک شب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کو گئے اور پھر مکہ مین واپس آئے
ابو بکر نے کہا ہان مین اسکی اور اسکے بعد کی بھی تصدیق کرتا ہون اسوجہ سے ابو بکر
ملقب بہ صدیق ہوے بخاری نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے اور عبدالعزیز نے
سلیمان سے کہ نام اونکا ابن بلال ہے۔ اور ابن بلال نے شریک بن عبداللہ یعنے
اپنے باپ نمیر سے اور انھون نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسری ہوئی مسجد الکعبہ سے آے تین شخص قبل اسکے کہ آپکو
وحی ہو۔ حضرت آرام فرماتے تھے مسجد حرام مین ایک شخص نے انمین سے پوچھا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین کہنے والے نے کہا اوسط انمین کا بہتر ہے دوسرے
نے کہا تو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وہ شب تھی کہ ان تینون شخصون نے اسکے
قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا تھا من بعد دوسرے شب کو پھر وہی لوگ آئے
اوسوقت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف آنکھین آرام فرماتی تھین
قلب اطہر بیدار تھا یونہی انبیا علیہم السلام کی آنکھین آرام کرتی ہین اور قلب بیدار
رہتی ہین ان لوگون نے کسی سے گفتگو نہین کی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اوٹھاکر آب زمزم کے کنوین کے پاس لے گئے وہان حضرت جبرئیل نے آپکو
لے لیا اور سینہ ناف تک چاک کیا دل مبارک باہر نکالکر نچوڑا اور اوسے آب
زمزم سے غسل دیکر طشت طلائی مین رکھا جسمین ایمان وحکمت بھری تھی جبرئیل نے
پہلے آپ کے سینہ مین حکمت وایمان بھر دیا من بعد دلکو اپنے مقام پر رکھ دیا سینہ
مثل سابق ہو گیا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین جبرئیل
کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان دنیا کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے دروازہ کھٹکایا

اہل آسمان نے پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل ان لوگون نے کہا تمہارے
ہمراہ کون ہی جبرئیل گویا ہوے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اہل آسمان نے پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان اہل آسمان نے کہا۔ مرحبًا بہٖ و اہلا۔
اور دروازہ کھول دیا اور عرض پیرا ہوے کہ ہم اہل آسمان نہین جانتے ہین
اوس امر کو جو حق تعالیٰ زمین پر کرتا ہی تاوقتیکہ ہمین اوس سے مطلع نکرے۔
حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا
پر دیکھا جبرئیل نے عرض کی کہ آپ کے والد ہین سلام کیجیے مین نے حضرت
آدم کو سلام کیا آدم نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا یا نبی نعم الابن انت۔ ناگاہ آسمان
دنیا پر دو نہرین دکھلائی دین مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون نہرین ہین جبرئیل
نے کہا یہ نیل و فرات ہین من بعد جبرئیل مجھے آسمان ثانیہ کے دروازے پر
لے گئے وہان ایک نہر تھی جسپر ایک قصر موتی اور زبرجد کا بنا ہوا تھا جبرئیل سے
پوچھا کہ اس نہر کا نام کیا ہی جبرئیل نے کوثر بتایا اور عرض کی کہ حق تعالیٰ جل شانہ
نے یہ نہر آپکو عطا کی ہی۔ پھر لیگئے مجھ کو جبرئیل آسمان ثانیہ کے دروازہ پر وہان
ملائکہ نے مثل آسمان اول کلام کیا اور پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل اون
لوگون نے استفسار کیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونہون نے پوچھا کیا بلائے
گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان اہل آسمان گویا ہوے مرحبا و اہلا۔ پھر لیگئے مجھکو جبرئیل چوتھے آسمان کے
دروازہ پر وہان بھی وہی گفتگو ہوی جو آسمان اول پر ہوی من بعد لیگئے جبرئیل مجھے
پانچوین آسمان کے دروازہ پر یہان بھی گفتگوے سابقہ ہوئی من بعد لے گئے جبرئیل
چھٹے آسمان کے دروازہ پر یہان اہل آسمان نے مثل آسمان اول گفتگو کی

من بعد جبرئیل لے گئے مجھے ساتوین آسمان کے دروازہ پر اہل آسمان نے مثل اہل آسمانون کے لوگون کے کلام کیا حضرت فرماتے ہین کہ مینے ہر آسمان پر انبیا علیہ السلام کو دیکھا آسمان ثالثہ پر حضرت ادریس کو چوتھے پر حضرت ہارون کو پانچوین پر ایک نبی کو جنکا نام مجھے یاد نہین رہا چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم کو ساتوین پر حضرت موسیٰ کو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مین گمان کرتا تھا کہ مجھپر حق جل و علا نے کسی کو بلند نہین کیا مگر اسکو اوس جاہ مرتبہ کے سات بلند کیا کہ جسکا کسی فرد بشر کو بجز حق تعالیٰ کے علم نہین ہی پھر مین سدرۃ المنتہی پر پہونچا مین جبار سے اور جبار مجھ سے قریب ہوا یہان تک کہ قریب قاب قوسین او ادنیٰ مجھے حاصل ہو گیا اور من بعد حق جل و علا نے مجھ سے کلام فرمایا مجھپر شبانہ روز مین پچاس نمازین فرض کین پھر مین روانہ ہوا اثنای راہ مین حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی یہ گویا ہوے کہ اے محمدؐ تمسے حق تعالےٰ نے کس چیز کا عہد لیا مین نے کہا حق تعالےٰ نے مجھ سے شبانہ روز مین پچاس نمازون کا عہد لیا ہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری امت اسکی استطاعت نہین رکھتی ہی پھر جاؤ تم اور اپنی امت کی طرف سے تخفیف کا سوال کرو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل کی طرف اس لیے متوجہ ہوے کہ اون سے اس امر مین مشورہ لین جبرئیل نے حضرت خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا کو یہ مشورہ دیا کہ بہتر ہی اور ذکر کیا اوس چیز کو جو بیان ہوی علما کہتے ہین کہ شریک اس حدیث مین مضطرب ہین بزاز کہتے ہین کہ بیان کیا مجھ سے سلمہ بن مسیب نے اور اون سے حرث ابن عبید نے اور اون سے اونکے باپ عمران جونی اور عمران جونی سے انس ابن مالک نے انس ابن مالک کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم بیٹھے تھے دفعتہ جبرئیل آئے اور انھون میرے دونون
بازوون کے وسط مین اپنا ہاتھ رکھا مین کھڑا ہو گیا ایک درخت کی جانب اوسمین
پرندون کے آشیانے تھے ایک مین جبرئیل بیٹھے دوسرے مین مین مجھپر غنودگی
طاری ہوی اور آشیانہ بلند ہوئے حتی کہ مین نے آسمان اور زمین کی سیر کی مین
کروٹ مین لیتا تھا اگر چاہتا تو آسمانون کو چھو لیتا پھر جبرئیل کے جانب متوجہ ہوا دیکھا
کہ جبرئیل بیٹھے ہین بہ نسبت اپنے علم کے جبرئیل کے علم خداوندی کو زیادہ پایا
میرے واسطے آسمانون کے دروازون مین سے ایک دروازہ کھولا گیا مینے
نور اعظم کو دیکھا اور قریب پہونچا اوس حجاب کے جسمین مروارید اور یاقوت جڑے
ہوے تھے پھر حق جل وعلا نے مجھ پر وحی نازل کی۔ احادیث صحیحہ مسلم نے
روایت کی شیبان بن فرخ سے۔ فرخ نے حماد بن سلمہ سے حماد نے ثابت
البنانی سے ثابت لبنانی نے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آیا میرے لیے براق اور وہی سفید دابہ تھا حمار سے قد مین اونچا خچر سے
نیچا ایک قدم اپنا رکھتا تھا منتہاے نظر پر۔ اور ارشاد کرتے ہین کہ مین
براق پر سوار ہو کر بیت المقدس مین پہونچا اور براق کو باندھا اوس زنجیر مین
جسمین انبیا علیہ السلام نے اپنے مرکب باندھے تھے من بعد مسجد مین
داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی اور مسجد سے باہر نکلا جبرئیل دو پیالے
لاے ایک مین شراب دوسرے مین دودھ تھا مین نے دودھ کو پیا
جبرئیل نے کہا کہ ثابت قدم ہوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فطرت پر پھر جبرئیل
کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان دنیا کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے کہا

دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہی
کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا کیا بولائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان دروازہ
میرے واسطے وا کیا گیا ناگاہ مین نے آدم علیہ السلام کو دیکھا اونہون نے مرحبا
اور دعاے خیر مجھے دی من بعد مین آسمان ثانیہ کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل
نے کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل کہا تمہارے ہمراہ کون ہی
جبرئیل گویا ہوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلاے گئے ہین کہا ہان
دروازہ میرے واسطے کھولا گیا مین نے عیسی بن مریم اور یحیی بن ذکریا کو جو
آپسمین خالہ زاد بھائی ہین دیکھا ان دونون نے میری شان مین مرحبا کہا اور میرے
حق مین دعاے خیر کی مین پھر تیسرے آسمان کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل
نے پکارا کہ دروازہ کھولو پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ
کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن نے دروازہ کھولدیا مین نے یوسف
علیہ السلام کو دیکھا اونھین حسن کا ایک پارہ عطا ہوا ہی حضرت یوسف نے مرحبا اور دعاے
خیر مجھے دی زان بعد چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو
کہا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل کہا تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلعم کہا کیا بلائے گئے ہین
جبرئیل نے کہا ہان خازن نے دروازہ کھولدیا۔ یہان حضرت ادریس کو دیکھا
اونھون نے مثل انبیاے سابق میرے حق مین دعاے خیر کی انکی شان مین
حق تعالے نے فرمایا ہی ورفعناہ مکانا علیا پھر مین پانچوین آسمان کے
دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے پکارا دروازہ کھولو پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا
تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلعم پوچھا کیا بولائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان خازن نے

دروازہ کھولدیا یہان حضرت ہارون کو دیکھا اونھون نے بھی دعاے خیر دی اسکے بعد چھٹے
آسمان پر پہونچا جبرئیل سے مینے کہا دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہی کہا مین ہون
جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلعم۔ پوچھا کیا بلاے گئے ہین کہا ہان
خازن نے دروازہ مفتوح کردیا مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اونھون نے مرحبا اور
دعاے خیر مجھے دی اسکے بعد ساتوین آسمان پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا
کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا
کیا بلاے گئے ہین کہا ہان خازن نے دروازہ کھولا یہان ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ
بیت المعمور سے پشت لگاے بیٹھے ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار ملائکہ جاتے
ہین اور پھر اوس سے باہر آتے ہین اسکے بعد انکے عود کرنے کی نوبت نہین آتی ہی پھر
مین سدرۃ المنتہی پر پہونچا پتی اوسکی مثل ہاتھی کے کان کے پھل مثل مٹکے کے اسقدر
نور الٰہی اوسپر چھایا ہوا ہی کہ کوئی فرد بشر اوسکی تعریف نہین کرسکتا ہی اور خطاب فاوحی الیٰ عبدہٖ
ما اوحی سے مشرف ہوا اور مجھ پر شبانہ روز مین پچاس نمازین فرض ہوئین پھر مین نے
ملاقات کی موسیٰ علیہ السلام سے اونھون نے پوچھا حق تعالیٰ نے تمہاری امت پر
کیا چیز فرض کی مینے کہا پچاس نمازین حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پروردگار عالم کے
پاس پھر جاؤ اور تخفیف کا سوال زبان پر لاؤ تمہاری امت اسکے ادا کرنے کی طاقت
نہین رکھتی ہے۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہین کہ پھر مین
جناب باری کے خدمت مین حاضر ہوا اور تخفیف کا سوال کیا الغرض ہوئین اسمین سے
پانچ نمازین کم اسکے بعد حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور کہا گویا ہوا کہ پانچ نمازین کم ہوئین حضرت
موسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ امت تمہاری اسکی طاقت نہین رکھتی ہی۔ پھر بارگاہ الٰہی مین

جاوادر تخفیف کا سوال کرو حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ
مین حسب ایما حضرت موسی بارگاہ الٰہی مین کئی بار حاضر ہوا حتی کہ حق تعالی جلشانہ نے
ارشاد فرمایا کہ ای محمد اب صرف پانچ نمازین ونرات مین باقی رکھے گئے ہین ہر نماز کا
ثواب دس نمازون کے برابر ہی تمہاری امت مین سے جو شخص فعل حسنہ کا قصد
کرتا ہی اور اوسکو عمل مین نہین لاتا ہی لکھی جاتی ہی اوسکے لیے ایک نیکی اور جو شخص کہ
نیکی کرتا ہی اوسکی واسطے دس نیکیان لکھی جاتی ہین تمہاری امت مین سی جو شخص فعل سیئہ کا قصد کرتا
ہی اور وہ اوس سی سرزد نہین ہوتا ہی اوسکے لیی کوئی شی تحریر نہین ہوتی ہی اور جس شخص سی فی الواقع
فعل سیئہ کا ظہور بھی ہوتا ہی اوسکی واسطے ایک ہی سیئہ لکھی جاتے ہین پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم ارشاد فرماتے کہ مین حضرت موسی کے پاس آیا اور اونھین پانچ نمازون کے
فرضیت سے مطلع کیا حضرت موسی نے فرمایا کہ پھر جاو حق تعالی کے پاس اور
سوال تخفیف زبان پر لاؤ آپ نے فرمایا کہ مین اتنے مرتبہ حق جل وعلا کے پاس گیا
ہون کہ اب جاتے ہوے مجھکو شرم آتی ہی مسلم روایت کرتے ہین حرملہ بن یحیی سے
اور حرملہ ابن وہب سے اور یہ یونس سے اور یونس ابن شہاب سے اور ابن
شہاب انس ابن مالک سے نقل کرتے ہین کہ ابوذر غفاری بیان کرتے ہین کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین مکہ مین تھا میرے مکان کی چھت شق ہوگئی جبریل
میرے پاس آے اور اونھون نے میرا سینہ چاک کیا پھر غسل دیا اوسی آب
زمزم سے بعد ازان ایک طشت سونے کا جسمین حکمت اور ایمان بھرا تھا لائے اور
میرے دل مین اوسکو بھر کر میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ہمراہ روانہ ہوے حتی کہ
مین آسمان دنیا پر پہونچا جبریل نے کہا دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہی

کہا مین ہون جبرئیل پوچھا ہمراہ تمہارے کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم استفسار کیا
کیا بلاے گے ہین جبرئیل سے کہا ہان خازن نے دروازہ کھولا مین آسمان
مین داخل ہوا یہان ایک شخص کو دیکھا کہ دہنی طرف اوسکے سفیدی اور بائین طرف
سیاہی ہی وہ شخص جانب راست دیکھ کر ہنستا اور جانب چپ دیکھ کر روتا ہی۔
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہین کہ حضرت آدم نے مرحبا
بالنبی الصالح والابن الصالح فرمایا مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا یہ آدم
علیہ السلام ہین اُنکے دہنے جانب جنتی لوگ ہین اور بائین جانب دوزخی جسوقت
حضرت آدم علیہ السلام جانب راست ملاحظہ فرماتے ہین خوش اور مسرور ہوتے ہین
اور جب بائین طرف معائنہ کرتے ہین روتے ہین پھر مین جبرئیل کے ہمراہ روانہ
ہوا اور دوسرے آسمان کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو
خازن نے مثل آسمان اول کے گفتگو کی اور دروازہ وا کیا انس ابن مالک
کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے آسمانون پر حضرت
آدم اور موسی علیہ السلام کو اور تعین بیان فرمائے منازل انبیا علیہ السلام کے بجز
اسکے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آسمان دنیا پر ملاقات ہوی اور حضرت
ابراہیم سے چھٹے آسمان پر راوی بیان کرتا ہی کہ من بعد حضرت سرور عالم نے
بمعیت جبرئیل حضرت ادریس سے ملاقات کی اونھون نے فرمایا مرحبا بالنبی الصالح
والاخ الصالح حضرت فرماتے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہین کہا یہ
ادریس ہین من بعد مین نے حضرت موسی سے ملاقات کی اونھون نے ارشاد کیا۔ مرحبا
بالنبی الصالح والاخ الصالح۔ مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہین جبرئیل نے کہا

یہ موسی ہین۔ پھر عیسی علیہ السلام سے ملاقات کی نوبت آئی اونھون نے فرمایا۔ مرحبا
بالنبی الصالح والاخ الصالح مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہین کہا یہ عیسی بن مریم
ہین من بعد مین نے حضرت ابراہیم سے ملاقات کی انھون نے ارشاد کیا مرحبا
بالنبی الصالح والابن الصالح۔ مین نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ کون ہین
جبرئیل گویا ہوے کہ یہ ابراہیم ہین۔ ابن شہاب روایت کرتے ہین ابن جزم سے
اور ابن جزم ابن عباس سے اور ابن عباس اباحۃ الانصاری سے نقل کرتے ہین
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر مین روانہ ہوا اور مقام مستوی مین
پہونچا اور قلمون کی کھڑکھڑاہٹ سنی ابن جزم اور انس ابن مالک کہتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی جلشانہ نے میری امت پر پچاس نمازین
فرض کین حضرت فرماتے ہین مین نے رخصت ہوکر حضرت موسی سے ملاقات
کی حضرت موسی نے فرمایا کہ قادر مطلق نے کون شئی تمہاری امت پر فرض کی مین نے
جواب دیا پچاس نمازین حضرت موسی نے فرمایا کہ پھر جاو حق تعالے کے پاس
کیونکہ امت تمہاری اسقدر طاقت نہین رکھتی ہی مین جناب باری کے خدمت مین
جا [illegible] اوس مین سے ایک حصہ وضع ہوا پھر مین نے حضرت موسی کی خدمتمین
جا [illegible] وضع ہونے کی کیفیت بیان کی حضرت موسی نے ارشاد کیا کہ پھر
جاو حق تعالی کی خدمت مین تمہاری امت اسکی بھی طاقت نہین رکھتی ہی مین حق
جل وعلا کی خدمت مین پھر گیا جسکا یہ نتیجہ نکلا کہ صرف پانچ نمازون کی فرضیت باقی
رہی جو پچاس نمازون کا حکم رکھتے ہین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
کرتے ہین کہ مین نے حضرت موسی کے خدمت مین حاضر ہوکر حال تخفیف فرضیت

بیان کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پھر جاؤ مین نے عرض کی کہ اب مجھے جاتے ہوے
شرم آتی ہی اسکے بعد جبریل کے ہمراہ روانہ ہوا اور سدرۃ المنتہی پر پہونچا
اوسکو نور الٰہی چھپاے ہوے ہی کسی فرد بشر کو اوسکی ماہیت کا علم نہین ہی بعد
مین جنت مین داخل ہوا قبی اوسکی موتیون کی زمین مشک کی ہی مسلم روایت کرتے
محمد بن المثنیٰ سے اور محمد بن مثنی محمد بن ابی عدی سے اور محمد بن ابی عدی سعید
سے اور سعید قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا مین بیت الحرام مین درمیان سونے
اور جاگنے کے مین نے سنا کہ کہنے والا کہتا ہی تین شخصون مین سے ایک شخص کو
مجھ کو لیگیا پھر ایک طشت طلائی آیا جسمین آب زمزم بھرا ہوا میرا سینہ چاک کیا
الی کذا وکذا پھر میرا قلب نکالا اور اوسکو آب زمزم سے غسل دیکر بدستور سابق
اپنے مقام پر رکھدیا اور اوسمین حکمت وایمان بھر دیا زان بعد سفید دابہ آیا جسکو براق کہتے ہین
اونچا حمار سے نیچا بغل سے اوسکے سینہ پر خطوط تھے مین اوسپر سوار ہوکر روانہ ہوا اور آسمان دنیا
کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا
تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلاے گئے ہین کہا ہان
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہین کہ خازن نے دروازہ کھولا
اور کہا مرحبا ونعم المجی جاء اس آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
اور دوسرے پر عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے تیسرے پر حضرت یوسف سے چوتھے پر
حضرت ادریس علیہ السلام سے پانچوین پر ہارون سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کہ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی اونہون نے فرمایا

مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح مین اوسنے رخصت ہوکر آگے بڑھا حضرت موسی
روئے منادی نے رونیکا سبب پوچھا حضرت موسی نے جواب دیا یہ لڑکا جو میرے بعد
نبی ہوا ہی اسکی اکثر امت بہ نسبت میری امت کے بہشت مین داخل ہوگی حضرت سرورعالم
صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ پھر مین روانہ ہوا اور ساتوین آسمان پر حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی راوی بیان کرتا ہی کہ مجھسے بیان کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دیکھین چار نہرین جو نکلی ہین سدرۃ المنتہی کے جڑھ سے
اوسمین سے دو ظاہر اور دو باطن ہین مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون نہرین ہین
جبرئیل گویا ہوئے کہ باطن نہرین جنت مین گئی ہین اور ظاہر نیل و فرات ہین بعد بیت المعمور
مین داخل ہوا مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون مکان ہی جبرئیل نے کہا یہ بیت المعمور
ہی اسمین داخل ہوتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے اور اوسیدن اوس سے باہر
نکلتے ہین اور پھر کبھی اسکے اوسمین جانے کی نوبت نہین آتی ہی وہان میرے روبرو
دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا مین نے دودھ کا
پیالہ لے لیا کہا گیا کہ تو ثابت قدم ہوا فطرت پر اور حق جل وعلا نے تیرے ہمراہ
تیری امت کو بھی فطرت پر ثابت قدم کیا پھر فرض ہوین میرے اوپر پچاس نمازین
الخ بیہقی نے اپنی دلایل مین ابو الحسن ابن عبید سے اور ابو الحسن نے احمد صفار
سے اور احمد صفار نے محمد بن اسمعیل ترمذی سے اور احمد بن اسمعیل نے
ابو علی ابن مقلاص سے اور ابو علی نے عبداللہ بن وہب سے اور عبداللہ نے
یعقوب بن عبدالرحمن زہری سے اور یعقوب نے اپنے باپ عبدالرحمن بن
[illegible] سے اور عبدالرحمن نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جسدم جبرئیل ہمراہ

براق کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین آئے تو براق نے اپنے
دونو کان کھڑے کئے جبرئیل گویا ہوئے کہ اے براق تو شرارت کرتا ہو قسم ہو
خدا کی کہ مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی تجھپر سوار نہین ہوا۔ بعدہ براق پر سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ راستہ مین ایک ضعیفہ کو دیکھا جبرئیل سے
پوچھا یہ ضعیفہ کون ہو جبرئیل نے عرض کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیر کیجیے اور
پھر نہ کئے جسکے حق سبحانہ تعالی سیر کراے۔ راستہ مین سنا کہ کہنے والا کہتا ہو کہ ٹھہریے
اے محمد صلی اللہ جبرئیل عرض کی پیرا ہوئے کہ اے محمد سیر کیجیے جسکی اللہ تعالے آپکو
سیر کراے پھر خلق کا ایک گروہ ملا اور انہون نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک
یا حاشر جبرئیل گویا ہوئے کہ اے محمد سلام کا جواب دیجیے آپ نے سلام کا جواب
دیا۔ پھر آپکو دوسرا اور تیسرا گروہ ملا اور اوسنے مثل گروہ اول کے کلام کیا۔
من بعد آپ بیت المقدس مین پہونچے اور آپکے روبرو تین پیالہ ایک پانی کا دوسرا
خمر کا تیسرا لبن کا پیش کیے گیے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبن نوش کیا
جبرئیل نے عرض کی کہ آپ نے فطرت اختیار کی اگر آپ پانی پیتے تو آپکی امت
غرق ہو جاتی اگر شراب نوش جان کرتے تو آپکی امت گمراہ ہو جاتی زان بعد حضرت
آدم اور دوسرے انبیا علیہم السلام تشریف لاے آپ نے امامت فرمائی اور انبیا
علیہم السلام نے آپکی اقتدا کی بعد فراغت نماز کے جبرئیل عرض پیرا ہوئے کہ آپنے
راستہ مین جس ضعیفہ کو ملاحظہ فرمایا تھا وہ دنیا تھی بجز اسقدر کے دنیا مین کوئی شئے
باقی نہین ہو جیسے تھوڑی عمر اس ضعیفہ کے باقی ہو لیکن وہ شخص جو ارادہ کرتا تھا آپ
امر کا کہ آپ اوسکے جانب متوجہ ہون وہ ابلیس تھا اور جن لوگون نے آپکو سلام کیا

وہ ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے حافظ ابن کثیر کہتے ہین کہ اس حدیث کے
بعض الفاظ مین غرابت ہو ابن حاتم اپنے تفسیر مین اپنے باپ حسام بن عمارہ سے روایت
کرتے ہین اور حسام خالد بن زید سے اور خالد اپنے باپ مالک سے اور مالک انس
بن مالک سے روایت کرتے ہین کہ جسدم ہوئی لیلۃ الاسریٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جبرئیل ایک دابہ لیکر خدمت مین حاضر ہوئی وہ دابہ حمار سے اونچا بغل سے نیچا تھا جبرئیل
نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسپر سوار کرایا وہ یعنے دابہ ایک قدم
اپنا منتہا سے نظر پر رکھتا تھا مین بیت المقدس مین پہلے مقام باب محمد پر پہونچا پھر
ایک حجر پر گزر ہوا جبرئیل نے اوسی اپنے انگلیون سے ہلاکر براق کو اوسمین باندھ
دیا ازان بعد مین بلند ہوا اور صحن مسجد مین پہونچا جبرئیل نے عرض کی کہ اے محمد
کیا آپ نے خداوند عالم سے حورعین کے دید کا سوال کیا ہی حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ چلیے اون عورتون کے جانب
اور اونھین سلام کیجیے مین نے اون عورتون کو جو صخرہ کے بائین طرف جلوہ آرا
تھین سلام کیا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ
پھر مین جبرئیل کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان اول کے دروازے پر پہونچا جبرئیل
نے کہا دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے
ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم استفسار کیا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان
اہل سما نے دروازہ کھول دیا اور کہا مرحبا یک وہن یک مین آسمان مین داخل
ہوا وہان حضرت آدم کو دیکھا جبرئیل نے التماس کیا کہ آپ اپنے باپ آدم کو سلام
نہین کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین حضرت آدم کے

قریب ہوا اور اونھیں سلام کیا اونھوں نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا بالنبی والنبی
الصالح من بعد مین بمعیت جبرئیل آسمان ثانیہ کے دروازہ پر پہونچا جبرئیل نے
کہا دروازہ کھولو اہل سما نے پوچھا کون ہو کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ
کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم - اون لوگون نے دریافت کیا کیا بلائے گئے
ہین کہا ہان اون لوگون نے دروازہ کھولکر کہا مرحبا بک ومن معک اس آسمان پر
حضرت یحیی کو دیکھا حضرت سرور عالم ارشاد کرتے ہین کہ پھر جبرئیل مجھے آسمان
سوم پر لیگئے اور کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا کون ہو کہا مین جبرئیل
پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہین کہا
ہان اہل سما نے دروازہ وا کیا اور کہا مرحبا بک ومن معک یہان حضرت یوسف
کو دیکھا پھر مجھے لیگئے جبرئیل آسمان چہارم پر اور کہا دروازہ کھولو اہل آسمان نے
پوچھا کون ہو کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان اہل آسمان نے دروازہ کھولکر کہا - مرحبا بک ومن
معک یہان حضرت ادریس کو دیکھا من بعد مجھے لیگئے جبرئیل آسمان پنجم پر
اور کہا دروازہ کھولو اہل سما نے پوچھا کون ہو کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے
ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان اہل سما نے
دروازہ کھول دیا اور کہا مرحبا بک ومن معک اس آسمان پر حضرت ہارون کو
دیکھا ازان بعد مجھے جبرئیل لےگئے آسمان ششم پر اور کہا دروازہ کھولو اہل سما نے پوچھا
کون ہو کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان اہل سما نے دروازہ کھولدیا اور کہا مرحبا بک ومن معک

یہاں حضرت موسیٰ کو دیکھا پھر جبرئیل مجھے آسمان ہفتم پر لیگئے اور کہا دروازہ کھولو اہل سماء نے پوچھا کون ہے
کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہیں
کہا ہاں اہل سماء نے دروازہ کھول دیا اور کہا مرحبا بک و بمن معک اس آسمان پہ حضرت ابراہیم کو
دیکھا جبرئیل نے عرض کیا کہ اے محمد کیا اپنے والد ابراہیم کو سلام نہ کیجیے گا میں نے کہا ہاں اور حضرت ابراہیم
کے قریب گیا اور سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا بالنبی والابن الصالح حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ساتویں آسمان کے پشت پر پہونچا وہاں ایک نہر پر گزر ہوا اوس پر
موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کے خیمہ تھے اوس پر سبز جانور خوبصورت نظر آئے میں نے کہا اے جبرئیل
یہ جانور ہمارے واسطے ہیں جبرئیل نے عرض کی کہ انہیں نوش جان کیجیے اور ذائقہ چکھیے پھر جبرئیل نے
التماس کیا کہ اے محمد آپ اس نہر کو پہچانتے ہیں میں نے کہا نہیں جبرئیل نے عرض کی یہ کوثر ہے حق سبحانہ تعالے
نے آپکو عطا فرمائی ہے یکایک دیکھیں نہریں سونے چاندی کی دیکھیں کوثر کے ساحل یاقوت و زبرجد
کے ہیں پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید تھا میں نے ایک برتن اوٹھایا اور پیا شہد سے زیادہ میٹھا
مشک سے زیادہ خوشبودار میں بعد روانہ ہوا اور سدرہ پر پہونچا اوسکا نور ہر رنگ کو چھپائے ہوئے
ہے یہاں مجھ سے جبرئیل جدا ہو گئے میں نے حق جل وعلا کو سجدہ کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین
و آسمان کی خلقت کے دن فرض کیں میں نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس وقت کی نمازیں تو تم اور
تمہاری امت نے نمازیں ادا کریں پھر سدرہ مجھ سے جدا ہوا اور جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں جلدی
جلدی چلا حتی کہ حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے کچھ نہیں فرمایا ازاں بعد حضرت موسیٰ سے
ملاقات کی انہوں نے پوچھا تمپر کون شی فرض ہوئی میں نے عرض کی کہ حق سبحانہ نے مجھ پر اور میری امت پر پچاس نمازیں فرض
کیں حضرت موسیٰ نے فرمایا تم اسکی قدرت نہیں رکھتے ہو وہاں سے میں روانہ ہو شجرہ پر پہونچا مجھکو ابر نے چھا لیا جبرئیل نے میرا
ہاتھ ترک کیا میں نے حق جل وعلا کو سجدہ کیا اور میں نے عرض کی کہ خدایا تو نے مجھ پر اور میری امت پر پچاس نمازیں

فرض کین میری امت اسکی بجاآوری کی استطاعت نہین رکھتی ہے اسمین تخفیف فرمائی جائے
حق جل و علا نے ارشاد کیا ہمنے بپاس خاطر تمہاری دس نمازین کم کین حضرت خواجہ
عالم کا ارشاد ہے کہ پردہ نور اوٹھایا گیا اور جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا مین نے چلنے مین
جلدی کی اور اثناے راہ مین حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اونھون نے کچھ نہین کہا
سن بعد حضرت موسی سے ملاقات ہوئی اونھون نے حال استفسار کیا مین نے کہا کہ دس
نمازین حق سبحانہ تعالی نے کم کردین حضرت موسی نے ارشاد کیا کہ چالیس نمازونکی
تم اور تمہاری امت استطاعت نہین رکھتی ہے حق جل و علا کے پاس پھر جاؤ اور سوال
تخفیف زبان پر لاؤ اس حدیث کو پانچ نمازون تک ذکر کیا اور پانچ نمازین پچاس کا
حکم رکھتی ہین۔ حضرت موسی نے ارشاد کیا کہ پھر جاؤ اور فرضیت مین تخفیف چاہو۔
مین نے کہا کہ اب مجھے حق تعالے کے پاس جاتے ہوے شرم آتی ہے مین حضرت
موسی سے رخصت ہوکر روانہ ہوا اہل آسمان میرے پاس مرحبا کہتے اور ہنستے ہوے
آئے مگر ایک شخص جسے مین نے سلام کیا اوسنے صرف جواب سلام ادا کیا۔ اور
نہ لفظ مرحبا زبان پر لایا اور نہ ہنسا جبرئیل گویا ہوے کہ یہ خازن دوزخ ہے روز خلقت
سے آجتک کبھی نہین ہنسا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ بعد
مین سوار ہوکر اپنے مکان کو روانہ ہوا راستہ مین قریش کا ایک اونٹ ملا جسپر
بوجھ لدا ہوا تھا اوس کے اوپر دو کجاوے تھے ایک سفید دوسرا سیاہ جب مین
اونٹ کے مقابل ہوا تو وہ چیخ مار کر دوڑا اور اسباب کو پھینک دیا مین مسافت طی
کرکے مکہ مین پہونچا صبح کو قصہ اسری بیان کیا مشرکین نے اسکی تکذیب کی اور ابوبکر سے
جاکر کہا کہ تمھین کچھ خبر ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی راہ ایک

رات مین طی کر کے مکہ مین واپس آئے ابوبکر نے کہا کہ اگر یہ قول خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا کا ہو
تو بیشک سچا ہی مین اسکی اور اِس سے ابعد کی بھی تصدیق کرتا ہون ابوبکر کو بسبب تصدیق
کرنے اسکے لقب تصدیق دیا گیا مشرکین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ آپ اپنے قول کی تصدیق کرنے کے واسطے کیا علامتین بیان کرتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ رستہ مین ایک اونٹ قریش کا فلان مقام پر ملا اوپر چھیا اور دوڑا
اوسپر دو غرارے تھے ایک سیاہ دوسرا سفید اوس نے اسباب پھینکدیا۔ جب
قافلہ قریش آیا اور اون سے سوال کیا گیا اونھون وہ خبر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم دی تھے بیان کی پھر مشرکین گویا ہوے کہ آپ کے ساتھ عیسی و موسی
بھی تھے آپ نے فرمایا ہان مشرکین گویا ہوے کہ اونکی تعریف بیان فرمایئے آپ نے
ارشاد کیا کہ موسی کی صورت و قامت جیسے شنوہ کے مرد ہوتے ہین عیسی میانہ
قد سرخ رنگ گویا حمام سے نکلے ہین احمد اپنی مسند مین لکھتے ہین کہ مجھ سے بیان کیا
عثمان نے اور عثمان سے ہمام نے اور ہمام سے قتادہ نے اور قتادہ سے انس بن
مالک نے اور انس ابن مالک سے مالک بن صعصعہ نے مالک بن صعصعہ کیفیت لیلۃ الاسری
یون نقل کرتے ہین کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا کہ مین حطیم مین
تھا اور گاہی ارشاد کیا کہ مین حجر مین چت لیٹا ہوا تھا کہ ناگاہ میرے پاس آیا آنیوالا
اور اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا کہ ان تینون مین سے اوسط ہی اور مجھکو لے لیا
اور میرا قلب نکال کر اوس طشت طلائی مین رکھا جسمین ایمان و حکمت بھری تھی میرے
قلب کو غسل دیکر پاک کیا اور پھر اوسکو اپنے مقام پر رکھدیا ازان بعد دابہ حاضر کیا گیا
جو بغل سے نیچا اور حمار سے اونچا سفید رنگ وہ ایک قدم اپنا منتہاے نظر پر رکھتا تھا

مین اوسپر سوار ہوکر جبرئیل کے ہمراہ روانہ ہوا اور آسمان دنیا کے دروازہ پر پہونچا
جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا گیا تمہارے
ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا بلاے گئے ہین کہا ہان کہا گیا
مرحبا بہ ونعم المجی جاء حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ دروازہ
کھلا مین اوسمین داخل ہوا اتفاقاً حضرت آدم کو دیکھا مین نے سلام کیا اونھون
نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح مجھے جبرئیل پھر دوسرے
آسمان کے دروازہ پر لیگئے اور کہا کہ دروازہ کھولو کہا کون ہی کہا مین ہون
جبرئیل پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلاے
گئے ہین کہا ہان کہا گیا مرحبا بہ ونعم المجی جاء دروازہ وا ہوا مین اوسمین داخل ہوا
اتفاقاً یحیی وعیسی خالہ زاد بھائی کو دیکھا جبرئیل نے عرض کی یہ یحیی و عیسے ہین
انھین سلام کیجیے مین نے سلام کیا دونو صاحبون نے سلام کا جواب دیا اور
فرمایا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح من بعد مین روانہ ہوا اور تیسرے آسمان پر
پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا گیا
تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کیا بلاے گئے ہین
کہا ہان کہا گیا مرحبا بہ ونعم المجی جاء، دروازہ کھلا مین اوسمین داخل ہوا اتفاقاً وہان
حضرت یوسف کو دیکھا جبرئیل نے التماس کیا کہ انکو سلام کیجیے مین نے سلام کیا
اونھون نے جواب سلام دیکر کہا۔ مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح مین وہان
سی روانہ ہوکر چوتھی آسمان پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل
کہا تمہاری ہمراہ کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلای گئی ہین کہا ہان کہا گیا مرحبا بہ نعم المجی جاء

بعد کھلنے دروازہ کے مین اوسمین داخل ہوا وہان حضرت ادریس کو دیکھا جبرئیل عرض پیرا ہوئے کہ
یہ ادریس ہین انھین سلام کیجیے - مینے اونھین سلام کیا اونھون نے جواب سلام ادا کیا اور
کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح - ازان بعد روانہ ہوا اور پانچوین آسمان پر پہونچا
جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا مین ہون جبرئیل کہا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان دربان نے کہا مرحبا بہ نعم المجی جاء
پھر مین چھٹے آسمان پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے کہا مین ہون جبرئیل
پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان کہا
مرحبا بہ ونعم المجی جاء دروازہ وا ہوا مین اوسمین داخل ہوا یہان موسی کو دیکھا جبرئیل عرض
پیرا ہوئے کہ انھین سلام کیجیے مینے سلام کیا اونھون نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح جب مین آگے بڑھا حضرت موسی رو دیے رونے کا سبب پوچھا
گیا کہا اسلیے مین رویا کہ ایک لڑکا میرے بعد مبعوث ہوا ہے جسکی زیادہ امت بہ نسبت میری امت کے
جنت مین داخل ہوگی پھر مین ساتوین آسمان پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون
ہے کہا مین ہون جبرئیل پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہین کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا بلائے
گئے ہین کہا ہان کہا مرحبا بہ ونعم المجی جاء دروازہ کھلا مین اوسمین داخل ہوا ناگاہ حضرت ابراہیم کو
دیکھا جبرئیل عرض پیرا ہوئے کہ یہ ابراہیم ہین انھین سلام کیجیے مینے سلام کیا حضرت ابراہیم نے
اوسکا جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح من بعد مین سدرۃ المنتہی تک پہونچا اوسمین
چار نہرین ہین دو باطن دو ظاہر نہرین جو باطن ہین اونکی نسبت مین نے جبرئیل سے پوچھا
یہ کون نہرین ہین جبرئیل نے جواب دیا کہ یہ نہرین جنت مین گئی ہین اور ظاہر نہرون کے نسبت
جبرئیل گویا ہوئے کہ یہ نیل وفرات ہین - پھر بیت المعمور مین داخل ہوا وہان میرے

روبرو تین پیالہ پیش کئے گئے اول خمر کا دوسرا لبن کا تیسرا عسل کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے دودھ پیا جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ آپ نے اور آپکی امت نے فطرت کو اختیار کیا پھر مجھپر فرض ہوین نمازین یہ حدیث بھی مثل اون احادیث کے جو اوپر ذکر ہوے بیان کی گئی ہی شیخین نے اس حدیث کو تخریج کیا ہی بیہقی نے ابو عبد اللہ الحافظ سے اور حافظ نے ابو العباس محمد بن یعقوب سے اور محمد نے ابو بکر یحیی ابی طالب سے اور ابو بکر نے عبد الوہاب بن عطا سے عبد الوہاب نے ابو محمد الجمانی سے ابو محمد نے ابی ہرون العبدی سے ابی ہرون نے ابی سعد خذری سے ابی سعد خذری نے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت مین نائم تھا بعد نماز عشا کے مسجد حرام مین کہ ناگاہ میرے پاس آیا آنیوالا اور مجھکو ہلایا مین اوٹھ بیٹھا مین نے کوئی شئی نہین دیکھی ایک نوع خیال مین دونون ہاتھون سے آنکھین ملتا ہوا باہر نکلا ایک دابہ کو دیکھا جو مشابہ تھا تمہاری دابون مین سے اور مثل گھوڑے کے کنوتی بدلتا تھا کہنے والے نے کہا یہ براق ہی جسپر انبیا علیہم السلام سوار ہوے اس سے پیشتر یہ ایک قدم منتہاے نظر پر رکھتا ہی مین اوسپر سوار کرایا گیا میرے دہنے جانب سے ایک آواز آئی کہ یا محمد میرے جانب دیکھیے مجھے کچھ پوچھنا ہی مین نے اوسکو کچھ جواب نہین دیا اسی حالت مین ایک عورت کو برہنہ دیکھا جو اشارہ کرتی تھی اپنے دونون ہاتھون سے اور آراستہ تھی اوس زینت سے جو حق تعالی نے پیدا کی ہی وہ گویا ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے طرف ملاحظہ کیجیے مین آپ سے کچھ سوال کرونگی مین نے اوسکے جانب بھی التفات نہین کیا اور بیت المقدس مین پہونچا براق کو اوس زنجیر مین

باندھا جسمین انبیا علیہ السلام نے اپنے دابہ باندھے تھے من بعد جبرئیل دو پیالہ لائے
ایک مین شراب دوسرے مین شیر بھرا تھا مین نے دودھ نوش جان کیا جبرئیل
عرض پیرا ہوئے کہ آپ نے فطرت اختیار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر
اللہ اکبر فرمایا جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ آپ نے رستہ مین کس چیز کا مشاہدہ کیا
فرمایا کہ مین سیر کرتا تھا کہ ایک آواز میرے دہنے جانب سے آئے کہ یا محمد میرے
جانب دیکھیے مجھے آپ سے سوال کرنا ہے مین نے اوسکا جواب نہین دیا جبرئیل گویا
ہوسے کہ وہ داعی نصاری تھے اگر آپ وسکو جواب دیتے تو آپ کی امت نصاری
ہوجاتی اور اوسی حالت مین اسی قسم کی ایک آواز میرے بائین جانب سے آئی مینے
اوسپر بھی توجہ نکی جبرئیل نے التماس کیا کہ وہ داعی یہود تھی اگر آپ اوسکو جواب دیتے
تو آپ کی امت یہود ہوجاتی اور مین نے اوسی حالت مین ایک عورت کو دیکھا جو کہتی
تھی کہ اے محمد میرے جانب ملاحظہ کیجیے مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ مین نے اوسکو
بھی جواب نہین دیا جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ وہ دنیا تھی اگر آپ اوسکو جواب دیتے تو
آپکی امت دنیا کو اختیار کرلیتی پھر مین جبرئیل بیت المقدس مین داخل ہوئے مینے اور جبرئیل
نے دو رکعت نماز ادا کی اوسکے بعد وہ سیڑھی نصب کی گئی جسپر بنی آدم کی روحین چڑھتی ہین
نہ خلائق نے اوس سے بہتر کوئی چیز دیکھی اور نہ کسی مردہ نے جب سے اوسکی آنکھین بند
ہوئین اوس سے خوشنما اور نفیس کوئی شے جانیہ کی اوس سیڑھی کے دیکھنے سے
مجھے تعجب ہوا جبرئیل کے ہمراہ آسمان اول پر پہونچا۔ اسمٰعیل نام فرشتے کو دیکھا جسکے ستر ہزار
فرشتے فرمان بردار ہین ہر فرشتے کے لاکھ فرشتہ کا لشکر تابع ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل گویا ہوسے کہ دروازہ کھولو خازن نے پوچھا کون ہے

کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان - حضرت آدم علیہ السلام کو اوس ہیئت پر جس صورت پر اونھین اللہ تعالے نے پیدا کیا تھا دیکھا حضرت آدم پر مومنین کی روحین پیش کیجاتی ہین اور کہتے ہین کہ یہ روحین حسنہ اور نفیس اور پاکیزہ ہین - انھین علیین مین رکھو اور روحین فجار کی پیش کیجاتی ہین اور کہتے ہین یہ روح خبیثہ ہین انھین سجین مین رکھو - پھر میرا ایک قوم پر گذر ہوا دیکھا جسم اون کے ترخے ہوے ہین بدبو اوس سے آتی ہے لوگ انکو نوچتے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جبرئیل عرض پرا ہوے یہ وہ لوگ ہین جو حلال کو چھوڑ کر حرام کھاتے ہین اوسکے بعد ایک گروہ پر گذر ہوا دیکھا کہ پیٹ اونکے بڑے بڑے ہین جب اونمین سے کوئی گرتا ہے کہتا ہے کہ اے اللہ ایک ساعت مجھکو نہ اوٹھا مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہین جبرئیل نے عرض کی یہ آپکی امت کے وہ لوگ ہین جو سود کھاتے ہین پھر ایک گروہ پر گذرا دیکھا ایک قوم کو کہ اونکی پہلو کا گوشت تراش کر لٹکایا جاتا تھا اور اونسے کہتے تھے کہ کھاؤ جیسا تم کھاتے تھے گوشت اپنے بھائی کا یعنے مال مین نے پوچھا جبرئیل سے یہ کون ہین جبرئیل نے التماس کیا یہ آپکی امت کے وہ لوگ ہین جو یتیمون اور بیواؤن کا مال کھاتے تھے پھر پہونچا مین دوسرے آسمان پر وہان ایک شخص کو کمال خوبصورت مثل چودھوین رات کے چاند کے تابان درخشان دیکھا مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہین جبرئیل نے عرض کی کہ یہ آپ کے بھائی یوسف ہین اونکے ہمراہ ایک شخص اونکے قوم کا تھا مین نے حضرت یوسف کو سلام کیا اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر مین تیسرے آسمان پر پہونچا وہان یحیی اور عیسی علیہما السلام کو دیکھا اونکی قوم کا ایک ایک شخص اونکے ہمراہ تھا

میں نے اون دونوں صاحبوں کو سلام کیا اونھوں نے جواب دیا میں بعد میں جو تھے
آسمان پر پہونچا اور حضرت ادریس سے ملاقات کی میں نے اونکو سلام کیا اونھوں نے
جواب دیا پھر میں پانچویں آسمان پر پہونچا وہاں حضرت ہارون سے ملاقات کی اونکی
نصف ڈاڑھی سفید اور نصف سیاہ تھی میں نے جبرئیل سے یہ کون ہیں جبرئیل گویا
ہوے یہ ہارون بن عمران ہیں اونکے ہمراہ ایک شخص انکی قوم کا تھا میں نے اونپر
سلام کیا اونھوں نے جواب دیا میں بعد چھٹے آسمان پر پہونچا یہاں حضرت موسی
سے ملاقات ہوئی حضرت موسی سخت بال والے تھے اگر ہوتا اونکے جسم پر قمیص تو
بال اونکے باہر نکل آتے حضرت موسی نے فرمایا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں
حق تعالے کے نزدیک بزرگ ہوں اس شخص سے بلکہ یہ شخص حق جل وعلا کی نزدیک
مجھ سے بزرگ ہے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے جبرئیل نے التماس کیا کہ آپ
کے بھائی موسی بن عمران ہیں اونکے ہمراہ بھی اونکے قوم کا ایک شخص تھا میں نے
اونکو سلام کیا اونھوں نے جواب دیا پھر میں ساتویں آسمان پر پہونچا وہاں ابراہیم خلیل اللہ
کو دیکھا کہ بیت المعمور کے طرف پشت کیے ہوئے بیٹھے ہیں میں نے جبرئیل سے پوچھا
یہ کون ہیں جبرئیل نے گذارش کی یہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں انھیں سلام کیجیے میں نے
اونھیں سلام کیا اونھوں نے جواب دیا ازاں بعد میں نے اپنے امت کے ایک گروہ کو جو سفید کپڑے پہنے
ہوئے تھا دیکھا اور دوسرے گروہ کے کپڑے میلے تھے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیت المعمور
میں داخل ہوا اسکے بعد وہ دونوں گروہ بھی جنکا اوپر ذکر ہوا بیت المعمور میں داخل
ہوے میں نے اور میرے ہمراہیوں نے نماز پڑھی پھر میں اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ
بیت المعمور سے باہر نکلا بیت المعمور میں ستر ہزار فرشتے ہر روز نماز پڑھتے ہیں

اورانکی تا قیام قیامت دوبارہ اوسمین آنے کی نوبت نہ آے گی بعد مین سدرۃ المنتہیٰ پر
پہونچا اوسکا ہر پتہ امت محمدی کو عطا ہوا ہی یعنی درجہ اوسمین ایک چشمہ بہتا ہوا دیکھا
جسے سلسبیل کہتے ہین اوس سے دو نہرین نکلی ہین ایک کوثر دوسری نہر الرحمۃ مین نے
اوسمین غسل کیا حق جل وعلا نے میرے ما تقدم اور ما تاخر گناہ معاف کردے
اسکے بعد جنت مین پہونچا میرے استقبال کو ایک عورت آئی مینے پوچھا تو کسکے
لیے ہی عورت نے جواب دیا کہ مین زید بن حارث کے لیے ہون مین نے دودھ کی
نہرین دیکھین جنکا مزہ کبھی نہ بدلے گا اور نہرین شراب کی معائنہ کین جس سے پینے والے کو
لذت حاصل ہوگی اور شہد خالص کی نہرین دیکھین درخت کا پھل مثل مٹکے قلا قل کے وہان
تمہارے اونٹون کے برابر جانور دیکھے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین کہ حق جل وعلا نے اپنے صالحین بندون کے لیے خاص وہ چیزین پیدا کی
ہین جو آنکھون نے نہ دیکھین کانون نے سنی۔ اور نہ کسی بشر کے خیال مین گذرین
پھر میرے روبرو دوزخ پیش کی گئی اوسمین حق جل جلالہ کا غضب اور زجر اور سختی
نظر پڑی اگر اوسمین سے پتھر یا لوہا ناف شہر پر پھینکا جاے تو وہ شہر جلجاے۔
ازان بعد طبقات دوزخ میرے روبرو بند کردیے گیے اور مین سدرۃ المنتہیٰ
سے روانہ ہوا اور مجھے غش آگیا۔ مابین میرے اور حق جل وعلا کے قاب قوسین
او ادنیٰ کا قرب حاصل ہوا حضرت خواجہ عالم علیہ التحیہ والثنا فرماتے ہین کہ مین واپس
ہوا اور سدرۃ المنتہیٰ کے ہر پتے پر ایک فرشتہ کو دیکھا اور مجھپر پچاس نمازین فرض
ہوین۔ اور حضرت موسیٰ کے پاس آنے جانے کا حال بیان کیا من بعد مین نے
صبح کو قریش سے یہ حال بیان کیا کہ مین آجکی رات بیت المقدس گیا اور وہان سے

آسمانون پر پہونچا اور مین فلان فلان چیزین دیکھین ابوجہل نے کہا کہ تمام لوگ ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا استعجاب نہین کرتے ہو یہ کلام سنتے ہی ایک شخص نے اپنی چھاتی پیٹی اور کہا کہ دو مہینے کی آمد ورفت کی راہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مین کیونکر طے کی حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت روانگی مین نے قافلہ قریش کو فلان مقام پر دیکھا تھا اور مراجعت کے وقت قافلہ مذکورہ کو دوسرے مقام پر دیکھا اور ہر شخص کے شتر وسامان کے کیفیت بیان فرمائی مشرکین مین سے ایک شخص نے کہا کہ مین بیت المقدس کے خوب حال جانتا ہون بیت المقدس کے عمارت وشکل کیسی ہے اور اوس سے پہاڑ کسقدر قریب ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ بیت المقدس میرے سامنے پیش کیا گیا مین اوسے دیکھتا جاتا تھا اور کیفیت اوسکی بیان کرتا جاتا تھا اور اوسکو جسقدر پہاڑ سے قرب ہے وہ بھی بیان کیا وہ شخص صدقت یا رسول اللہ زبان پر لایا بیہقی نے ابوسعید سے اور ابوسعید نے عدی سے عدی نے محمد سے محمد نے حسن اسکونی سے اور حسن نے سہیل سے اور سہیل نے حجاج سے اور حجاج نے ابوجعفر رازی سے ابوجعفر نے ابن انس سے ابن انس نے ابی العالیہ الریاحی سے ابی عالیہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ کی خدمت مین جبرئیل ہمراہ میکائیل کے حاضر ہوئے جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ آب زمزم کا طشت لاؤ تا خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا کا سینہ چاک کرکے قلب پاک کرون حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کرتے ہین کہ میرا بطن چاک کیا اور تین بار اوسکو غسل دیا ہر بار میکائیل نے اوس طشت کا آب زمزم پہنچا دیا اور دوسرا آب زمزم اوسمین بھر دیا آپکا سینہ جبرئیل نے چاک کیا اور اوس سے

غل و غش نکالڈالا او سکو بہمین علم و ایمان و یقین و اسلام بھر دیا اور درمیان دونون
شانون کے مہر نبوت کردی ازان بعد میرے پاس فرس لائے اور مجھے اوس پر سوار
کر دیا وہ ایک قدم اپنا منتہاے نظر پر رکھتا تھا۔ میرے ہمراہ جبرئیل تھے ایک
قوم پر میرا گذر ہوا دیکھا کہ جسدن وہ زراعت کرتی ہی اوسیدن اوسکو کاٹ لیتی ہی
بعد کاٹنے کے وہ زراعت حالت سابقہ پر عود کر آتی ہی مین نے پوچھا کہ اے
جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے عرض کی کہ یہ مجاہدین ہین حق جل و علا اون کے
حسنات کو سات سو مرتبہ زیادہ کرتا ہی۔ پھر دوسرے قوم پر گذر ہوا دیکھا مین نے
کہ سر اون کے پتھر سے مارتے ہین من بعد جب وہ سر اپنا اوٹھاتے ہین تو مثل
سابق کے پتھر سے کچلتے ہین اور عذاب مین کمی واقع نہین ہوتی ہی مین نے جبرئیل
سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے عرض کی کہ وہ لوگ ہین جو نماز سے سرگرانی
کرتے ہین ازان بعد ایک قوم پر میرا گذر ہوا۔ اون کے آگے اور پیچھے رقاع یعنے
ڈھیر لگے حقوق کا اور اونکو مثل اونٹ اور بکریون کے ہانکتے ہین اور وہ پیاپا در قوم
اور انگارے اور پتھر کھاتے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین
جبرئیل نے التماس کیا یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے مالون سے زکوٰۃ نہین دی
پھر مین ایک قوم پر گزرا سامنے اونکے ایک برتن مین گوشت نفیس پختہ ہی اور
دوسرے برتن مین گوشت بدبودار ہی اور وہ برے گوشت کو کھاتے ہین اور
اچھے کو چھوڑ دیتے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جبرئیل گویا ہوے
آپکی امت کے وہ مرد اور عورتین ہین جو اپنے نکاحی خاوند اور نکاحی عورتین
چھوڑ کر حرام کرتے ہین پھر راہ مین ایک لکڑی پر گذر ہوا اوسکی یہ خاصیت تھی کہ

جو کپڑا ایا پہنزا وسپر پڑتی ہی اوسکو وہ پھاڑ ڈالتی تی - مین نے جبرئیل سے استفسار کیا کہ یہ کیا ہی جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ آپکی امت کے وہ لوگ ہین جو رہزنی کا پیشہ کرتے ہین اور بندگان خدا کو اذیت پہونچاتے ہین - مین بعد مین ایک شخص پر گذرا دیکھا کہ اوسنے اسقدر بوجہ جمع کیا ہی جو اوس سے اوٹھ نہین سکتا ہی اور وہ اوسپر بوجھے کو زیادہ کرتا ہی مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے عرض کی کہ یہ منجملہ آپکی امت کے وہ شخص ہی جو امانتین ہضم کرتا ہی اور اوسپر اصرار کرتا ہی - پھر مین ایک قوم پر گذرا کہ جنکی زبانین لوہے کی قینچیون سے کاٹی جاتی تھین اور وہ اپنی حالت سابقہ پر رہتی تھین مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے التماس کیا کہ یہ واعظین بے عمل فتنہ انگیز ہین - پھر ایک پتھر صغیرہ پر میرا گذر ہوا اوس سے ایک ثور عظیم نکلا اور اوسنے ارادہ کیا کہ حجر مین پھر داخل ہون مگر وہ داخل ہونے سے باز رہے مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہی جبرئیل گویا ہوے کہ یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہی جو زبان سے سخت کلمہ کہتا تھا - پھر مین ایک وادی مین پہونچا وہان ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو محسوس ہوتی تھی مجھے وہان ایک آواز سنائی دی مین نے جبرئیل سے نسبت ٹھنڈی ہوا اور خوشبوے مشک اور آواز کی استفسار کیا جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ یہ آواز جنت ہی وہ کہتی ہی کہ اے حق تعالے مجھے تو نے وہ چیز عطا کی جسکا مجھ سے وعدہ کیا تھا غرفی اور استبرق اور حریر اور سندس اور مرجان اور ذہب اور اکواب اور حجاب اور اباریق اور عسل اور پانی اور خمر اور دودھ مجھ مین زیادہ کیا اور عطا کر مجھے وہ شی جسکا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہی حق تعالیٰ

اوسکے جواب مین ارشاد فرماتا ہو کہ تیرے واسطے ہی ہر مسلم اور مسلمہ اور ہر مومن مومنہ
اور وہ شخص جو ایمان لایا مجھ پر اور میرے رسول پر اور نہین شریک کیا میرے
ساتھ کسیکو اور نہین بنایا کسیکو بجز میرے اپنا مددگار اور جس شخص نے مجھ سے
خوف کیا اور جو شخص مجھ سے جو کچھ مانگے گا اوسے مین وہ چیز دونگا اور جس
شخص نے قرض دیا میرے لیے بدلا دونگا اوسکا اور جو شخص مجھ پر توکل کرتا ہی مین
اوسکی کفایت کرتا ہون مین ہی معبود ہون کہ نہین ہی میرے سوا کوئی معبود مین
وعدہ کے خلاف نہین کرتا ہون مین نے مومنین کو فلاح دی مین بزرگ
اور احسن خلائق ہون من بعد مین دوسرے وادی مین پہونچا وہان آواز گریہ
سنائی دیتی تھی۔ بدبو دار ہوا آتی تھی مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ آواز اور ہوا
کیسی ہی جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ دوزخ ہی زبان حال سے کہتی ہی کہ اے پروردگار
عالم تو نے عطا کی مجھے وہ شئی جسکا مجھ سے وعدہ کیا تھا مجھ مین سلاسل اغلال حمیر
حمیم ضریع فساق عذاب قار زیادہ ہیے میرے عذاب مین سختی پیدا ہوئی اوعطا کر
مجھے وہ شئی جسکا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہی حق جل وعلا فرماتا ہی کہ تیرے واسطے
ہی ہر مشرک اور مشرکہ اور خبیث اور خبیثہ اور جو جبار نہین ایمان لایا روز جزا کا
دوزخ عرض کرتی ہی کہ مین راضی ہوئی۔ پھر مین بیت المقدس مین پہونچا فرس سے
نیچے اوترا اوسے صخرا مین باندھ کر مسجد مین داخل ہوا ملائکہ کے ساتھ نماز ادا کی۔
جب نماز سے فارغ ہوا اون لوگون نے جبرئیل سے پوچھا تمہارے ہمراہ کون
ہی جبرئیل عرض پیرا ہوے یہ خاتم النبیین ہین۔ اون لوگون نے پوچھا کیا بلائے
گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان اون لوگون نے کہا حیاہ اللہ من اخ وخلیفہ فنعم المجی جاء۔

مین بعد ارواح انبیا علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اونھون نے خداوند عالم
کی تعریف کی ابراہیم نے فرمایا حمد ہی اوس قادر توانا کو جسنے مجھے خلیل کا لقب عطا کیا
ملک عظیم مرحمت فرمایا میرے امت کو قانع بنایا مجھپر آتش گلزار کی اسکے بعد موسی
علیہ السلام سنے اپنے پروردگار کی تعریف کی ارشاد فرمایا کہ حمد اوس مالک حقیقی کو
زیبا ہی جسنے مجھے کلیم بنایا توریت مجھ پر نازل کی مجھے فرعون کے ہلاکت کا باعث قرار
دیا میرے امت مین سے ایک قوم کو ہدایت کی حق کی اور وہ عدل کرتی ہی بعد
ازان حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب احدیت کی تعریف کی اور فرمایا کہ سب
تعریفین شایستہ ہین اوس پاک پروردگار کو جسنے مجھے ملک عظیم عنایت فرمایا علم
زبور مجھے عطا کیا ہاتھ مین لوہے کو نرم بنا دیا جبال وطیور مسخر کیے حکمت مجھے
مرحمت فرمائی اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے قادر مطلق کی تعریف کی
اور ارشاد کیا کہ حمد وثنا اوس خالق بیچون وچرا کو زیبا ہی جسنے ہوا وشیاطین کو
میرے زیر حکم کیا مجھے علم منطق الطیر عطا کیا لشکر جن وانس کا میرے مسخر کیا مجھے اکثر مومنین
پر فضل دیا مجھے ملک عظیم عطا کیا میرے ملک کو ملک طیب بنایا جسمین حساب وکتاب نہین ہی
پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے جناب احدیت کی حمد وثنا کی اور فرمایا ستایش
اوس مالک حقیقی کو روا ہی جسنے مجھکو مثل آدم کے پیدا کیا۔
آدم کو مٹی سے بنایا اور فرمایا کن۔ پس آدم عالم ظہور مین آگئے۔ اسیطرح مجھکو بھی
پیدا کیا۔ مجھے توراۃ اور انجیل کا علم عطا کیا مجھے جانور بنانے کا معجزہ مرحمت ہوا
مین ابرص واکمہ کو اچھا کرتا ہون مردون کو بحکم خدا زندہ کرتا ہون مجھے اور میرے
والدہ کو شر شیطان سے بچایا شیطان نے مجھپر کسی طرح کا قابو نہ پایا ازان بعد

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق سبحانہ تعالیٰ کی تعریف کرنا شروع کی
اور فرمایا کہ حمد وثنا اوس صانع بیچون وچرا کو زیبا ہو جسنے مجھے عالم کے لیے رحمت
بنایا مجھکو بشیر ونذیر کا خطاب عطا کیا قرآن شریف مجھ پر نازل فرمایا میری امت
بحیثیت دخول جنت اول ہی اور بحیثیت پیدایش آخر ہی میرا سینہ چاک کرکے اوسکی
برائی نکالڈالی میرا ذکر بلند کیا مجھے فاتح وخاتم بنایا ابو جعفر الدارمی نے بیان کیا کہ
آپ خاتم ہین نبوت کے اور روز محشر فاتح ہین شفاعت کے پھر تین پیالہ میری
روبرو پیش ہوئے جنپر سرپوش بندھے تھے اور کہا گیا مجھ سے پیجئی مین نے ایک پیالہ
مین سے تھوڑا پانی پیا پھر دوسرا پیالہ دودھ کا پیش ہوا اور مجھ سے کہا گیا کہ نوش جان
کیجیے مین نے اوسے خوب سیر ہو کر پیا پھر تیسرا پیالہ شراب کا پیش کیا گیا اور کہا
گیا کہ پیجیے مین نے کہا کہ مین سیر کر پی چکا ہون اب نہین پیتا جبرئیل گویا ہوئے کہ شراب
آپ کی امت پر حرام کی گئی اگر آپ شراب پیتے تو امت آپ کی گمراہ ہو جاتی مگر
تھوڑے لوگ گمراہ نہوتے پھر مین آسمان اول پر پہونچا جبرئیل نے کہا کہ دروازہ
کھولو پوچھا کون ہی کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہی کہا محمد صلعم
پوچھا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان اہل آسمان نے کہا۔ احیاہ اللہ من اخ وخلیفتہ
ونعم الخلیفتہ ونعم المجی جاء۔ مین آسمان مین داخل ہوا ناگاہ ایک شخص کو جو کامل الخلقت
تھا دیکھا کہ دہنے جانب اوسکے ایک دروازہ تھا اوسمین سے جنت کی ہوا آتی تھی
اور بائین جانب ایک دروازہ تھا اوسمین سے خراب ہوا آتی تھی جب وہ اپنے
دہنے جانب دیکھتے ہین ہنستے اور خوش ہوتے ہین اور جسدم اپنے بائین جانب
دیکھتے ہین روتے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ شخص کون ہین اور یہ دونون

دروازے کیسے ہین جبرئیل گویا ہوئے یہ حضرت آدم آپکے والد ہین اور جو دروازہ حضرت
آدم کے دہنے جانب ہے وہ باب جنت ہے جب دیکھتے ہین اپنی ذریت مین سے
کسی شخص کو اوسمین داخل ہوتے ہوئے تو یہ ہنستے اور خوش ہوتے ہین اور اونکے
بائین جانب جہنم کا دروازہ ہے جب اونکی ذریت کا کوئی شخص اوسمین داخل ہوتا ہی تو
یہ ملول و غمگین ہوتے ہین پھر مجھے لیگئے جبرئیل دوسرے آسمان پر جبرئیل نے کہا
دروازہ کھولو اہل آسمان نے پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اہل آسمان نے پوچھا کیا بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان اونھون نے کہا۔
نعم المجی جاء وہان مینے دو جوان دیکھے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہین جبرئیل گویا ہوئے
کہ یہ دونون عیسی بن مریم اور یحیی بن ذکریا خالہ زاد بھائی ہین پھر مجھے جبرئیل تیسرے
آسمان پر لیگئے یہان بھی وہ گفتگو ہوئی جو اوپر بیان ہوئی اہل آسمان عرض پیرا ہوئے
نعم الاخ ونعم الخلیفۃ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف سے چوتھے پر حضرت
ادریس سے پانچوین پر حضرت ہارون سے چھٹے پر حضرت موسی علیہ السلام سے
ملاقات ہوئی من بعد ساتوین آسمان پر پہونچا یہان ایک شخص کو جنت کے دروازہ
پر کرسی کے اوپر خوش وخرم بیٹھا دیکھا اونکے پاس ایک قوم کو بیٹھا دیکھا جنکی
چہرے سفید تھی مثل کاغذ کے اور ایک قوم کو دیکھا جنکی آنکھون مین تیرگی تھی
نہر مین داخل ہوکر غسل کرکے جب نکلتی تو اونکے چہرون سے تیرگی جاتی رہتی اسکے
بعد دوسری نہر مین اوترتے اور غسل کرتے تو نکلین انکی قوم اول کی مثل ہوجاتی مینے جبرئیل سے پوچھا یہ کرسی نشین
اور دوسرے لوگ کون ہین اور ان نہرونکے نام کیا ہین جبرئیل گویا ہوئے کہ کرسی نشین آپکے والد ابراہیم ہین
سب سے پہلے زمین پر یہ خوش ہوئے ہین سفید چہری والی ایک قوم ہے جنکے ایمان ظلم سے ملبس

نہین ہوئی اور جنکی رنگت مین تیرگی ہر اونکے اعمال صالح اعمال سیئہ سے مخلوط ہوئے
ہین اونھون نے توبہ کی ہر حق سبحانہ تعالی نے اوسے قبول فرمایا ہی لیکن نہرونمین
سے اول کا نام رحمت اللہ دوسرے کا نعمت اللہ تیسرے کا شراب طہور ہی حق جل
وعلا اون لوگون کو پلائیگا پھر مین سدرۃ المنتہی پہونچا سدرۃ المنتہی ایک درخت ہی اوسکی جڑ سے نکلی
ہین نہرین پانی اور شراب اور دودھ کی جنکا ذائقہ متغیر نہین ہوتا ہی سدرۃ المنتہی
اتنا بڑا درخت ہی اگر سوار اوسکے نیچے چلے تو ستر برس مین بھی اوسکی مسافت نہ طے
کرسکے پتا اوسکا اتنا بڑا ہر کہ آپ کی کل امت کو چھپالے نور خالق اوس درخت کو چھپائے
ہوسے ہی اور ملائکہ مثل غربال کے اوسے گھیرے ہوسے ہین پھر مین نے عرض
کی کہ اے حقتعالے تو نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا اور ملک عظیم اونھین عطا کیا۔
حضرت موسی سے کلام کیا حضرت داود کو ملک عظیم مرحمت فرمایا جن وانس وشیاطین
کو اونکے تابع وفرمان کیا ہوا کو مسخر بنایا حضرت عیسی علیہ السلام کو توریت وانجیل کا
علم دیا اور معجزہ ابرص والکمہ مرحمت کیا وہ مردونکو تیرے حکم سے زندہ کرتے تھے اونکی
والدہ اور اونکو مس شیطان سے بچایا شیطان نے اون دونون پر قابو نہ پایا
حق جل وعلا نے ارشاد کیا کہ اے حبیب میرے تجھکو خلیل کا لقب عطا کیا۔ توریت
مین تیرا نام محمد حبیب اللہ لکھا ہی تجھکو انام کے جانب بشیر ونذیر بھیجا تیرا سینہ چاک کرکے
اوس سے برائی کو دور کیا تیرا ذکر بلند کیا اور اپنے ساتھ تیرا ذکر کیا تیری امت کو بہتر
امم بنایا تیری امت کو وسط قرار دیا تیری امت دخول جنت کی حیثیت سے اول ہے
اور بلحاظ پیدایش آخر ہی۔ ہمنے تیری امت مین سے اکثر لوگونکو حافظ قرآن بنایا
ہمنے تمکو سبع مثانی عطا کی جو قبل تمہارے کسی نبی کو مرحمت نہین ہوئی اورتمکو

خواتیم سورہ بقر زیر خزانہ عرش سے مرحمت ہوا اور تمکو ثمر اور آٹھ حصے اسلام کے
مرحمت ہوئے - اور امر بالمعروف اور نہی بالمنکر کا تمھین حکم دیا فاتح وخاتم تم بنائے
گئے اور تمپر پچاس نمازین فرض کی گئی ہین - اور حضرت نے آنے جانے کو حضرت
موسیٰ کے پاس ذکر کیا - ابو الفرح ابن حماد نے حافظ قطب الدین اور قطب الدین
نے ابو الفرح ابن کلیب سے ابو الفرح نے علی ابن سان سے علی ابن سان نے
عمر ابن مخلد سے عمرو نے ابو علی الصفار سے ابو علے نے حسن ابن عرفہ سے حسن
نے مروان ابن معویہ سے مروان نے قنان ابن عبد اللہ سے قنان نے ابو طیبان الجمی
سے ابو طیبان نے ابو عبیدہ سے ابو عبیدہ نے اپنے والد عبد اللہ ابن مسعود
سے ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی - کہ خواجہ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل لائے ایک دابہ کو اونچا حمار سے
اور نیچا خچر سے جبرئیل نے مجھے اوسپر سوار کرایا مین روانہ ہوا - براق کی یہ حالت
تھی کہ جب بلندی پر چڑھتا تو پاون اوسکے دونون ہاتھ کے ساتھ برابر رہتی اور
جب بلندی سے اوترتا تو دونون ہاتھ اوسکے پاؤن سے برابر ہو جاتے - پھر
مین ایک شخص طویل القامت پر گذرا جو مشابہ تھے حضرت آدم علیہ السلام سے وہ
باواز بلند کہتے تھے کہ مجھکو بزرگی اور فضیلت دیگئی مین نے اونھین سلام کیا اونھون
نے جواب دیکر جبرئیل سے پوچھا تمھارے ہمراہ کون ہے جبرئیل نے کہا یہ احمد ہین
اونھون نے فرمایا مرحبا یا نبی الامی العربی الذی بلغ رسالتہ ربہ - پھر مین روانہ ہوا
اور جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے - جبرئیل عرض پیرا ہوے کہ یہ حضرت موسیٰ ہین من بعد
مین نے دریافت کیا کہ آپکے عقب مین کون شخص ہے جبرئیل نے التماس کی کہ یہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک شخص ہی مین نے کہا کہ یہ شخص اپنے صاحب کے
روبرو چلاتا ہی جبرئیل گویا ہوے کہ اسکو اللہ جل شانہ جانتا ہی پھر مین روانہ ہوا اور
شجرہ پر پہونچا پھل اوسکے مثل بیج کے شجرہ کے نیچے ایک پیر مرد اپنے عیال کے
ہمراہ جلوہ نما تھے جبرئیل نے عرض کی کہ اپنے والد حضرت ابراہیم کے پاس چلیے مین
اونکے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا اونھون نے جبرئیل سے پوچھا کہ تمہارے ہمراہ
کون ہی جبرئیل گویا ہوے کہ یہ آپکے فرزند احمد ہین ابراہیم علیہ السلام نے مرحبا
یا نبی الامی بلغ رسالتہ۔ کہکر فرمایا کہ اے فرزند آج کی رات تجھے جناب احدیت سے
ملاقات ہوگی تیری امت سب کی امت سے آخر وضعیف ہی اگر تجھے حق جل وعلا سے
مانگنے کی قدرت ہو تو حق تعالیٰ سے اوس چیز کو جسے تو چاہتا ہی اپنے امت کے
لیے طلب کرتا حق جل وعلا اس رات مین وہ چیز تیرے امت کو عطا کرے۔ پھر
مین روانہ ہوا اور مسجد اقصیٰ مین پہونچا وہان براق سے اوترا اور باندھا براق کو اوس
زنجیر مین جسمین انبیا علیہم السلام نے اپنی براق باندھی تھی پھر مین مسجد مین داخل ہوا
انبیا علیہم السلام کو قیام ورکوع وسجود مین مصروف پایا میرے روبرو دو پیالہ
ایک شہد کا دوسرا دودھ کا پیش کیا گیا مین نے دودھ کا پیالہ لیکر پیا جبرئیل نے
میرے دونو شانہ ہلائے اور عرض کی کہ آپ نے فطرت اختیار کی پھر تکبیر کہی گئی
مین نے امامت کی انبیا نے میری اقتدا کی طبرانی نے عبداللہ ابن سعد سے
عبداللہ نے احمد ابن ابی شیبہ رہائی سے احمد نے ابو قتادہ حربی سے ابو قتادہ نے
ابو سفیان ثوری سے ابو سفیان نے ہشام ابن عروہ سے ہشام نے اپنے والد
عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوئی مجھے لیلۃ الاسری مین سنے سیر
کی آسمانونکی اور جنت مین اوس شجرہ پر گذرا جو حسن مین یکتا اور سفیدی مین اپنا
جواب نرکھتا تھا جنت کا کوئی پھل ویسا خوشنما نتھا مین سنے اوس شجر کے پھل کو
نوشجان کیا جس سے میری پشت مین نطفہ قرار پایا جب زمین پر آیا اور خدیجہ سے
مجامعت کی تو رہگیا حمل فاطمہ کا بعد تولد کے مین نے فاطمہ مین جنت کی خوشبو
پائی احمد نے ابو نصر شیبان سے شیبان عاصم زرہ ابن جیش سے روایت
کرتے ہین کہ بیان کیا اونھون نے کہ مین آیا حذیفہ ابن یمان کے پاس۔ وہ
قصہ اسری بیان کرتے تھے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ جبرئیل کے
روانہ ہوے اور بیت المقدس مین پہونچے اور بیت المقدس کے اندر حضرت
اور جبرئیل تشریف نہین لے گیے اور نہ نماز پڑھی اور نہ براق سے اوترے حتی کہ
کھولیگئے دروازے آسمانون کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت و
دوزخ کو دیکھا اور وعدہ آخرت کو سنا پھر واپس ہوے اور اپنے دولت خانہ
مین تشریف لائے صبح کو آپ اسقدر ہنسی کہ کھلی نمود ہوئی عاصم زرہ ابن جیش
کہتے ہین کہ جو لوگ قایل ہین کہ باندھا اپنے براق کو وہ اس حدیث کے مخالف
نہین ہین کیونکہ انکا مسجد مین تشریف نہ لیجانا اور براق سے نہ اوترنا مانع باندھنے کو
نہین ہے۔ احمد ابن حنبل نے محمد ابن جعفر سے محمد نے عوف سے عوف نے قتادہ
ابن عونی سے قتادہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ الاسری مین مجھے سیر کرائی گئی مین نے مکہ مین صبح
کی مجھے خیال ہوا کہ لوگ مجھے جھٹلاینگے میرا قصد ہوا کہ قصہ اسری کسی سے

نہ بیان کرون ابن عباس نے بیان کیا کہ ابوجہل دشمن خدا آپکی خدمت مین آیا اور بیٹھا اور از راہ تمسخر کے
پوچھا کہ کوئی تازہ حال واقع ہوا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پس پوچھا کیا
واقعہ ہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آجکی شب مجھے سیر کرائی گئی ابوجہل نے پوچھا
کہانتک آپ نے فرمایا بیت المقدس تک ابوجہل نے پوچھا آپنے ہم مین صبح کی فرمایا ہان ابوجہل نے
کہا کیا مین آپکی قوم کو بلاؤن آپ اونکے روبرو قصہ اسری بیان فرمائین گے
حضرت خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہان ابوجہل نے کہا اے گروہ بن کعب
ابن لوی جلد دوڑو وہ لوگ آئے ابوجہل نے کہا آپ وہ قصہ بیان کیجیے جو مجھ سے
بیان کیا تھا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آجکی شب سیر کرایا گیا
گروہ بن کعب نے پوچھا کہان تک آپ نے فرمایا بیت المقدس تک پھر وہ گویا ہوے
کہ آپنے کیا صبح کی ہم مین حضرت نے فرمایا ہان اونھون نے کہا کہ ہماری قوم کا ایک
شخص بیت المقدس کو دیکھ آیا ہی آپ اوسکے نشانات بیان فرمایئے حضرت خواجہ عالم
علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین کہ مین نے نشانات بیان کیے پھر فرمایا کہ مین مسجد مین تھا
اور بیت المقدس کو دیکھتا تھا جو مکان عقیل کے عقب مین ہی اوسے دیکھتا تھا اور
اوسکے نشانات بیان کرتا تھا قوم نے عرض کی آپ نے جو کچھ بیان کیا سچ بیان
کیا بیہقی نے ابوعبداللہ الحافظ سے ابوعبداللہ نے مکرم ابن احمد قاضی سے مکرم
نے ابراہیم بن ہیثم سے اونھون نے محمد بن کثیر الصنعانی سے محمد نے معمر بن
راشد سے معمر نے زہری سے زہری نے عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ
صدیقہ سے روایت کی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرائی گئی صبح کو
آپ نے حال معراج لوگون سے بیان کیا بہت لوگ مرتد ہوگئے اونمین سے جو

ایمان لاے تھے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کر چکے تھے۔

آٹھوین فصل۔ اسمین بیان ہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق سبحانہ کو آنکھون سے دیکھا۔ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا اس امر مین اختلاف ہی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا بعض کے نزدیک دیکھنا ثابت ہی اور بعض اسکے خلاف مین واقع ہوئے ہین بخاری نے حدیث مسروق نقل کی ہی کہ پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کلام سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین جس شخص نے تجھ سے بیان کیا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا غلط بیان کیا بعدہ آیت پاک زبان پر لائین۔ لاتدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف۔

زرقانی کے شرح مواہب لدنیہ مین مذکور ہی کہ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا عکرمہ نے کہا کہ کیا حق تعالیٰ نہین فرماتا ہی۔ لاتدرکہ الابصار۔ ابن عباس نے ارشاد کیا کہ تیرے حال پر افسوس ہی کہ یہ قول حق سبحانہ کا اوس وقت مین ہی جبکہ حق تعالےٰ تجلی فرماے اپنے نور کی ساتھ البتہ اوس وقت مین رویت کا ہونا غیر ممکن ہی اور جب حق جل وعلا تجلی کرے بغیر نور کے دوسری صورت پر تو اوسکی رویت ممکن ہی اسطرح پر کہ دیکھنے والا اپنی قدرت کے موافق دیکھ سکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بھی قول ہی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دومرتبہ دیکھا ایکمرتبہ بالبصر دوسری بار بالفواد اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہی

باسناد صحیحہ قرطبی نے شیخ ابو العباس نے کہا کہ آیہ مین لفظ الابصار ہی الف و
لام کے ساتھ اور جمع پر جب الف و لام آتا ہی تو وہ فائدہ دیتا ہی تخصیص کا اس صورت
مین۔ لاتدرکہ الابصار سے کفار مراد ہین نہ مومنین۔ مومنین دیدار سے مشرف
ہو سکتے ہین تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدرجہ اولی دیدار الہی سے
مشرف ہونگے اسپر یہ آیۃ پاک۔ وجوہ یومئذ یعنی یوم القیامۃ ناظرۃ دال ہی۔
جبکہ رویت آخرت مین جائز ہی تو دنیا مین بھی ممکن ہی واسطے تساوی وقتین کے
جب رویت کا مومنین کے واسطے آخرت مین ہونا قرآن شریف سے جائز
ہی اور دنیا مین ممکن۔ اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات
ہین اس تقریر سے یہ نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین حق جل و
علا کو دیکھا قاضی عیاض شفا مین لکھتے ہین کہ رویت حق سبحانہ تعالی کی عقلا جائز ہی
کیونکہ حق تعالی حقیقۃ موجود ہی اور جو چیز موجود ہی اوسکی رویت آنکھون سے جائز ہی
اوسکے جواز کی دلیل حضرت موسی علیہ السلام کا سوال ہی کیونکہ جو چیز محال ہو اوسکا
سوال کرنا انبیا علیہم السلام سے بعید ہی شرع شریف مین کوئی دلیل رویت کی
محال اور امتناع پر قائم نہین ہی جو لوگ دلیل لاتے ہین آیہ۔ لاتدرکہ الابصار۔
امتناع رویت پر غیر مسلم ہی واسطے نازل ہونے آیت کے شان کفار مین امام شافعی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ رویت ممکن ہی کیونکہ حق جل و علا اپنے کلام مین فرماتا ہی۔ کلا انہم
عن ربہم یومئذ لمحجوبون۔ یہ کفار کے شان مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ مومنین کو رویت
ہوگی رویت کا ہونا قیامت مین جائز ہی اور دنیا مین ممکن اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات ہین آپکو شب معراج مین

رویت ہوے اور اس مضمون پر کہ مومنین کو قیامت کے دن رویت ہوگی بہت
احادیث وارد ہوئی ہین اون حدیثون کے راویون کے نام ذیل مین لکھتے جاتے
ہین - ابی سعید رض - ابی ہریرہ رض - انس ابن مالک رض - جریر ابن عبداللہ رض - صہیب رض ابن سنان رض
بلال رض - اور سوا ان لوگون کے بہت صحابہ اسکے راوی ہین اونکے نام لکھنے سے
طوالت واقع ہوتی ہو لہذا چند نام پر اکتفا کیا - جزیمہ نے اپنے کتاب توحید مین اثبات
رویت بصر کو ترجیح دی ہو مسلم سے روایت ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
من حدثک ان محمد رای ربہ فقد اعظم الفریتہ - ابن جزیمہ نے بیان کیا کہ حضرت
عائشہ صدیقہ ذرجرع روایت کی نفی نہین کی حدیث مرفوع سے اگر اونکے پاس
کوئی حدیث ہوتی تو وہ اوسکو بیان کرتین اور اعتماد کرتین مگر استنباط آیت مذکور
سے مخالفت کی بعض صحابہ اور صحابی نے جو ایک شخص سے کہا دوسرے سے
اوسکی مخالفت کی صحابہ سے وہ قول حجت ہوتا ہو جو باتفاق ہو آیہ مذکورہ مین تاویلات
ہین ادراک اخص ہو رویت سے اوسکی نفی سے نفی رویت لازم نہین آتی ہو ادراک
معرفت حقیقت ہو اور یہ منفی ہو مثل اوس شخص کے کہ قمر کو دیکھے اور اوسکے ادراک
حقیقت اور کنہ ماہیت نکرے بعضون نے بیان کیا ہو کہ ادراک احاطت ہو اور
عدم احاطت سے عدم رویت لازم نہین آتی ہو مانند عدم احاطت علم سے عدم علم
لازم نہین آتا ہو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہو - لا احصی ثنا علیک انت کما اثنیت علی
نفسک - اس سے عدم ثنا لازم نہین آتی ہو ابن عباس اور اونکے تابعین نے رویت کو
ثابت کیا ہو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہلا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ابن عباس نے کہا نعم اور فرمایا کہ حق تعالی نے

ابراہیم علیہ السلام کو خلت موسی علیہ السلام کو کلام عنایت کیا اور رویت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مرحمت کی۔ حسن بصری سے منقول ہی کہ انھون نے قسم کھائی کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ انس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حق سبحانہٗ کو دیکھا ہی مسلم نے ابی ذر سے
روایت کی ہی کہ انھون حضرت سرور عالم علیہ التحیۃ والثنا سے پوچھا کہ آپ نے
پروردگار عالم کو دیکھا فرمایا ہو نورانی کیف اراہ۔ یعنے وہ نور ہی کیونکر اوسکو
دیکھون مین۔ یہ حدیث معرض زوال مین ہی کیونکہ دوسری حدیث مین آتا ہی
رایت نورا۔ امام احمد سے بھی اثبات رویت منقول ہی اون سے پوچھا گیا کہ کس
چیز سے قول حضرت عائشہ صدیقہ کو ہم دفع کرین۔ کہا کہ قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ اونھون نے ارشاد فرمایا ہی۔ رایت ربی قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قول
حضرت عائشہ سے اکبر ہی حکایت کی ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا دیکھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا کہ ہان ایک جماعت سلف کو
اسمین تامل و توقف ہی اور کہتے ہین کہ ہم اثبات و نفی کے جانب جزم نہین کرتے
ہین قرطبی نے اس قول کو ترجیح دی ہی اور کہا ہی کہ کسی جانب دلیل قاطع نہین ہی
واللہ اعلم۔ ایک قوم کا یہ قول ہی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پروردگار عالم کو دیکھا بدل نہ بچشم دل کے دیکھنے سے مراد نہ علم اور نہ
نہ دانستن ہی یہ دونون بوجہ اتم حاصل ہوتے ہین بلکہ مراد یہ ہی کہ حق جل و علا نے
خلق کیا رویت کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین جیسا کہ آنکھون
مین پس جاننا دل سے دوسری چیز ہی اور دیکھنا دل سے جدی بات ہی اختلاف

آنکھونکی دیکھنے ہین نہی دل سے کیونکہ یہ متفق علیہ ہی صحیح اور قول معتبر یہی ہی کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار عالم کو آنکھون سے دیکھا حقیر سراپا
تقصیر کے نزدیک یہ ہی کہ جب حق تعالی جل شانہ نے آپکو مرتبہ معراج اور طرح طرح
کے کمالات عنایت فرمائے جو کسی نبی مرسل اور رسول برحق کو عطا نہین ہوئی تو یہ
کمال استعجاب کی بات ہی کہ حق جل وعلا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
آسمانون پر بلائے اور خلوت خاص عنایت فرمائی اور دیدار جو کہ اعلی مرتبہ ہی
اوس سے آپکو مشرف اور بہرہ اندوز نکرے اور حضرت دوسری باتون پر راضی
ہوجائین اگرچہ کمال بندگی اور سطوت کبریائی کا ادب یہ ہی کہ آپ سوال نکرسکین اور
ذوق کلام سے مست ہوکر انبساط قبول کرلین اور دیدار الٰہی کو طلب فرماین
مانند موسیٰ علیہ السلام کے لیکن کمال محبت ومحبوبیت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو حضرت حق سبحانہ سے حاصل تھی وہ اوسکی مقتضی نتھی کوئی حجاب باقی رہجاسے نقل
کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کو سوال دیدار مانع ہوا حق جل وعلا بے نیاز ہی کبھی بے مانگے
عطا فرماتا ہی اور کبھی طلب کرنے پر مرحمت نہین فرماتا ہی بعضون کے نزدیک جب
حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب سے باز آئے تو بیہوش ہوگئے اور خطاب لن ترانی
شتابی اور بیتابی کی جزا مین سنا حقیقت یہ ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
ناکامیابی کا یہ سبب تھا کہ ہنوز سید المحبوبین دیدار الٰہی سے مشرف نہین ہوئے
ہین دوسرے کی کیا مجال ہی کہ اوسکا سوال کرے اور کامیاب ہو۔

نوین فصل - کلام فرمانا حق تعالے جل شانہ کا حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے شرح شفا مین منقول ہی کہ جمہور محدثین قائل ہین کہ حضرت خواجہ

علیہ التحیۃ والثنا سے حق جل وعلا نے کلام بلا واسطہ فرمایا اور رد وہ لوگ اس آیۃ کو دلیل لاتے ہین وماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا وحی کی تین قسمین ہین اول یہ ہو کہ عقب حجاب سے کلام کیا جاوے چنانچہ حق تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام فرمایا۔ دوسرے بواسطہ رسل کے کلام کیا جاوے جیسا کہ کل انبیا علیہ السلام سے حق تعالے نے بواسطہ جبرئیل کے کلام کیا۔ تیسرے کلام بالمشافہ مع المشاہدہ کہ حق تعالے نے آنحضرت صلعم سے کلام فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہو جبکہ حضرت سرور عالم صلعم مقام مستوی مین پہونچے تو فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر من بعد حضرت خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا نے عقب حجاب سے سُنا۔ صدق عبدی انا اکبر انا اکبر اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سرور عالم صلعم نے حق جل وعلا کا کلام بلا واسطہ سُنا اسپر یہ اعتراض ہوتا ہو کہ کلام سنا پایۂ ثبوت کو پہونچتا ہو نہ آپ سے کلام کرنا جواب اوسکا یہ ہو کہ دوسری حدیث انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کی جسمین آیۃ ونی فتدلی کی تفسیر بیان ہوئی ہو اوس سے کلام فرمانا حق جل وعلا کا بلا واسطہ حضرت سرور عالم صلعم سے ثابت ہوتا ہو خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین کہ جب مین اُس مقام مین پہونچا کہ وہان ملائکہ اور مخلوقات کی آواز نہین سنائی دیتی تھی حق جل وعلا نے مجھ سے کلام فرمایا جو چاہا شبانہ روز مین مجھ پر اور میری امت پر پچاس نمازین فرض کین مین نے تخفیف چاہی حق تعالے نے فرمایا یا محمد پانچ نمازین بمنزلہ پچاس نمازون کے ہین اس سے صاف ظاہر ہو کہ حق تعالی نے یا محمد ارشاد فرماکر حضرت سرور عالم صلعم سے کلام فرمایا حق جل وعلا کا خواجہ عالم علیہ التحیۃ والثنا سے کلام کرنا جائز ہو عقلاً اور غیر ممتنع ہو

شرح شریف مین اوسکی بھی نوعیت پائی نہین جاتی ہی اور آیة وکلم الله
موسے تکلیما سی صراحةً کلام کرنا جناب باری کا حضرت موسی علیہ السلام سے
بلا واسطہ ثابت ہوتا ہی حضرت موسی علیہ السلام کا ہونا ساتوین آسمان پر ثابت
ہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اس سے بھی بلند ہوا
کیونکہ حق تعالے نے آپکو مقام مستوی مین بلایا پس ضرور ہی کہ آپ سے
کلام بھی اعلےٰ درجہ کا فرمایا جاوے اوس کلام سے جو حضرت موسے
علیہ السلام سے ہوا حضرت موسے علیہ السلام سے کلام عقب حجاب سے تھا
اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بالمشافہہ مع المشاہدہ
واقع ہوا۔

دسوین فصل۔ اسمین فلاسفہ کے اس اعتراض کا کہ اگر یہ تسلیم کرین
کہ حضرت سرور عالم صلعم شب معراج اوس عالم مین گئے تو یہ لازم آتا ہی
کہ آپ وجود سے عدم مین گئے اور عدم سے وجود مین آئے اور یہ محال
ہی اسکے جوابات ذیل مین حوالہ قلم ہوئے ہین۔

جواب اول۔ کنز الفوائد شرح عقاید مین لکھا ہی کہ بعضے متکلمین قائل ہین کہ
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی عالم وجود سے
عالم عدم کے جانب اور یہ محال نہین ہی کیونکہ ہونا عالم کا اور حدوث عالم کا
عدم سے جائز ہی اس صورت مین نقل کرنا موجود کا عدم کے طرف بھی جائز
ہوا بعض کہتے ہین کہ مخلوق کے لئے جائز نہین ہی کہ بدون مکان کے پائی
جاوے ہم اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ اس مقام پر کینونت شخصیہ مراد ہے

شکل اوسکی یہ ہی کہ ہو خود مکان اپنے ذات کے لیے وجود عالم کے لیے
یہ جائز ہی کہ مکان بنفسہ پایا جاوے اور نہو موضع دوسرے مکان پر جایز ہی
واسطے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری مخلوق
کے لیے یہ بات کہ ہو مکان بنفسہ اور نہو موضوع دوسرے مکان پر
کیونکہ مکان کی دو قسمین ہین ایک حقیقی دوسرا مجازی مکان مجازی وہ
ہی کہ جائز ہو پایا جانا شئے کا بغیر اوس مکان کے مثل موضع جلوس و قرار
کے کہ انسان مین جلوس و قرار پایا جاتا ہی۔ اور جلوس و قرار کے موضع کا
وجود نہین ہوتا ہی ہمارا یہ کہنا کہ عالم موجود ہی بغیر مکان کے مجاز ہی۔ کیونکہ
تحت عالم منتہی ہوتا ہی۔ عدم کے جانب زیر عدم کوئی شئی نہین ہی جسپر وہ
قرار پکڑے۔ مکان حقیقی اوسکو کہتے ہین کہ نا جائز ہو پایا جانا شئے کا
بدون مکان کے اور غیر اوس شئے کا اوس مکان مین پایا جاوے کیونکہ
مخلوق کا بغیر ذات اور اپنی شکل کے پایا جانا جائز نہین ہی اور نہین جائز ہی
وجود غیر کا اوس مخلوق کی ذات اور شکل مین اس تقریر سے ثابت ہوا کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عدم مین بحیثیت مکان حقیقی تشریف لیگئی
مکان حقیقی ذات و شکل ہی اس تقریر پر عدم لازم نہین آتا ہی فلاسفہ کا یہہ
اعتراض کہ آپ عدم مین تشریف لیگئے اونھین کے قول سے باطل ہی۔
جواب دوم۔ یہ ہی کہ عدم عبارت ہی کہ جسم سے روح منفک ہو کر اوس
عالم مین چلی جاوے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع الروح
اوس عالم مین رونق افروز ہوے فلاسفہ کا یہ اعتراض کہ آپ عدم مین گیئے

لازم نہین آتا ہی کیونکہ آپ عالم موجود مین پاے گئے۔ اسکی مثال یون سمجھنا چاہئے
کہ ایک شخص قبر کھود واکرا وسکے اندر جا بیٹھے اور اوپر سے تختے لگا کر مٹی ڈلوا دی
تو وہ شخص حبس ہوا ہی پھر دو پہر یا اوس سے زیادہ عرصہ کے بعد مرجائیگا حالت
زندگی مین اوسکے نسبت یہ نکہین سکے کہ وہ عدم مین گیا کیونکہ عدم مین جانا
جس سے عبارت ہی وہ شکل یہان پائی نہین جاتی ہی۔ اس تقریر سے یہ بات
ثابت ہوئی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ نہین کہہ سکتے ہین
کہ آپ شب معراج عدم مین تشریف لے گئے۔ فقط۔

تمت

صورة ما قرظه الفاضل اللبیب الذکی الادیب مولوی محمد افهام اللہ اللکھنوی
صانہ اللہ عن شر کل غبی وغوی

قابل ستائش وہ ذات مقدس ہے جسنے سیارات کو حرکت دی لائق ثنا وہ
صانع منزہ ہے کہ جس نے انسان کو عزت نبوت کرامت کی صلوۃ وسلام اون
حضرات خاصان بارگاہ احدیت پر جنھون نے آوازہ کوس ایمان کردیون کو
سنایا ایسا اونکا شریعت کا بجایا اما بعد نکتہ شناسان دقیقہ رس
قدسی نفس پر یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ فی زماننا اصول دین سے ایسی غفلت ہو
کہ شبہات باطل جنکے جوابات سے کتب قدما مملو ہین لوگ زبان پر لاتے ہین
اور جب جواب نہین پاتے تو یہ خیال کرتے ہین کہ بیشک جو امر ہو ایسا مدلل و
مسکت ہے علما اکابر کو طول لاطائل جانکر اعراض کرتے سبب شائقین ہوا خواہ حق کا
وہ جھگڑے ... چنانچہ جناب معالی صاحب معظم الاخوان مکرم المخلصان مخزن الاقران فضائل
آب ... افضل العلما مولانا مولوی محمد محب اللہ صاحب ازالت استظلال سموس
عالم ... اہل الزمان نے سب ملاحظہ فرمایا قلم حق رقم اوٹھایا اور قدما محققین
و متکلمین ومفسرین کے نفیس ... جو مضامین عربی مین تھے اونکا ترجمہ اردو مین
کر دکھایا اور جو جو اعتراضات عقلا و نقلا مسئلہ معراج مصطفی صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ الاتقیاء واصحابہ النجبا پر وارد ہوتے تھے سبکے جوابات ایک
رسالہ مختصر مین رقام فرماکر طبع کا حکم دیا۔ نام الارتقا الی معراج الاسرا الملقب
بعمدۃ الکلام فی اثبات الخرق والالتیام رکھا حق یہ ہے اس زمانہ مین بڑا کام عظیم
انھون نے ذمہ پر لیا اللہ اجر جزیل کرامت فرماے آمین ثم آمین فقط